بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(علمی و تحقیقی سلسلہ)

’’بھینس‘‘ کی قربانی

کا حکم

زکاۃ و قربانی کے سلسلہ میں ’’بھینس‘‘ کو ’’گائے‘‘ کا حکم حاصل ہونے کا ثبوت

’’بھینس‘‘ کے ’’بقرۃ‘‘ کی جنس میں شامل ہونے اور بقرہ کی نوع ہونے کی تحقیق

’’بھینس‘‘ کی قربانی کے جواز پر فقہائے کرام و مجتہدینِ عظام کی عبارات و حوالہ جات

اہلِ حدیث مسلک کے علماء سے ’’بھینس‘‘ کی قربانی کے جواز کا ثبوت

’’بھینس‘‘ کی قربانی پر مختلف شکوک و شبہات اور اشکالات و اعتراضات کا جواب

مؤلف

مفتی محمد رضوان خان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

(جملہ حقوق بحق ادارہ غفران محفوظ ہیں)

نام کتاب: ’’بھینس‘‘ کی قربانی کا حکم

مؤلف: مفتی محمد رضوان خان

طباعتِ اول:

صفحات: 70

ملنے کے پتے

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	
8	تمہید (از مؤلف)	
9	"بھینس" کی قربانی کا حکم	
11	سورہ انعام، سورہ حج اور سورہ زمر کا حوالہ	
13	ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ	
14	معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ	
//	عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ	
16	عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا حوالہ	
17	جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ	
18	ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ	

	حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ	18
	ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ	19
	علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ	20
	’’الاشراف لابنِ المنذر‘‘ کا حوالہ	//
	’’الاجماع لابنِ المنذر‘‘ کا حوالہ	21
	’’الاقناع فی مسائل الاجماع‘‘ کا حوالہ	//
	’’مسائل الامام احمد بن حنبل واسحاق‘‘ کا حوالہ	22
	’’اکمالُ المعلم‘‘ کا حوالہ	//
	’’المعلم بفوائد مسلم‘‘ کا حوالہ	23
	’’التوضیح لشرح الجامع الصحیح‘‘ کا حوالہ	//
	’’المفھم‘‘ کا حوالہ	24
	’’لمعاتُ التنقیح‘‘ کا حوالہ	//
	’’عمدۃُ القاری‘‘ کا حوالہ	//
	’’الموسوعۃُ الفقھیۃالکویتیۃ‘‘ کا حوالہ	25
	’’الموسوعۃُ الفقھیۃالکویتیۃ‘‘ کا دوسرا حوالہ	26
	’’الموسوعۃُ الفقھیۃالکویتیۃ‘‘ کا تیسرا حوالہ	//
	’’الموسوعۃُ الفقھیۃالکویتیۃ‘‘ کا چوتھا حوالہ	27

	’’الموسوعةُ الفقهيةالكويتية‘‘ کا پانچواں حوالہ	27
	’’الفقهُ الاسلامی و ادلتهُ‘‘ کا حوالہ	//
	’’الهداية‘‘ کا حوالہ	28
	’’البناية شرح الهداية‘‘ کا حوالہ	//
	’’منحةُ السلوک‘‘ کا حوالہ	29
	’’المبسوط للسرخسی‘‘ کا حوالہ	30
	’’المحيطُ البرهانی‘‘ کا حوالہ	//
	’’الاختيار لتعليل المختار‘‘ کا حوالہ	31
	’’بدائعُ الصنائع‘‘ کا حوالہ	//
	’’الفتاویٰ الهندية‘‘ کا حوالہ	//
	’’اللباب فی شرح الكتاب‘‘ کا حوالہ	//
	’’فتاویٰ قاضی خان‘‘ کا حوالہ	32
	’’بذلُ المجهود‘‘ کا حوالہ	//
	’’المجموع شرحُ المهذب‘‘ کا حوالہ	33
	’’المجموع شرحُ المهذب‘‘ کا دوسرا حوالہ	//
	’’حاشيةُ البجيرمی‘‘ کا حوالہ	34
	’’حاشيةُ الدسوقی‘‘ کا حوالہ	//
	’’شرح مختصر خليل‘‘ کا حوالہ	//

	''منحُ الجليل شرح مختصر خليل'' کا حوالہ	35
	''مطالبُ اولی النهٰی'' کا حوالہ	//
	علامہ ابنِ تیمیہ کا حوالہ	//
	علامہ ابنِ حزم کا حوالہ	36
	علامہ ابنِ حزم کا دوسرا حوالہ	//
	''تفسیرُ الشعراوی'' کا حوالہ	37
	''مجموع فتاویٰ ورسائل للعثیمین'' کا حوالہ	//
	''المحكم والمحيط الاعظم'' کا حوالہ	39
	''لسانُ العرب'' کا حوالہ	//
	''تاجُ العروس'' کا حوالہ	//
	''المصباحُ المنير'' کا حوالہ	40
	''المعجمُ الوسيط'' کا حوالہ	41
	''المغرب'' کا حوالہ	//
	''التلخيص فی معرفة اسماء الاشياء'' کا حوالہ	//
	''معجمُ اللغة العربية المعاصرة'' کا حوالہ	42
	''معجم متن اللغة'' کا حوالہ	//
	''قاموس عربی فرنسی انجلیزی'' کا حوالہ	//
	''موسوعةُ الطير والحيوان'' کا حوالہ	43

علامہ عبیداللہ مبارکپوری کا حوالہ	43
’’مرعاۃ المفاتیح‘‘ کا حوالہ	44
جمعیت اہلِ حدیث کا حوالہ	54
جمعیت اہلِ حدیث کا دوسرا حوالہ	55
جمعیت اہلِ حدیث کا تیسرا حوالہ	57
جمعیت اہلِ حدیث کا چوتھا حوالہ	59
جمعیت اہلِ حدیث کا پانچواں حوالہ	61
جمعیت اہلِ حدیث کا چھٹا حوالہ	62
جمعیت اہلِ حدیث کا ساتواں حوالہ	63
جمعیت اہلِ حدیث کا آٹھواں حوالہ	//
دارُالعلوم دیوبند کا حوالہ	64
فتاویٰ رضویہ کا حوالہ	65
خلاصہ	65
(ضمیمہ) **بھینس کے گوشت کے بعض طبی فوائد**	67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

(از مؤلف)

ایک عرصہ سے عیدُالاضحیٰ کے موقع پر تقریباً ہر سال بعض لوگوں میں ’’بھینس‘‘ کی قربانی کے جواز پر بحث چھڑ جاتی ہے، اور ’’بھینس‘‘ کی قربانی کے جواز سے اختلاف کرنے والے حضرات میں مسلکِ اہلِ حدیث سے وابستہ بعض کم علم، یا متعصب لوگوں کا زیادہ کردار نظر آتا ہے، جس کی بنیاد پر بہت سے عوام اور علماء میں یہ بات شہرت اختیار کر چکی ہے کہ ’’بھینس‘‘ کی قربانی کے جواز کا قول صرف حنفی علماء کا ہے، اور مسلکِ اہلِ حدیث کے مطابق بھینس کی قربانی جائز نہیں۔

لیکن تحقیق کے بعد یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی کہ بھینس کی قربانی کے جائز ہونے کا قول صرف حنفیہ کا ہی نہیں، بلکہ چاروں مشہور فقہی مسالک اس کے جائز ہونے پر متفق ہیں، اور مسلکِ اہلِ حدیث کے جمہور واکثر حضرات کا موقف بھی مذکورہ فقہائے کرام کے موافق ہے، صرف بعض اہلِ حدیث حضرات کی چند عبارات سے اس مسئلہ میں غلط فہمی پیدا ہوئی۔

اس لیے ضرورت محسوس کی گئی کہ بھینس کی قربانی کے جائز ہونے پر کسی قدر تفصیل سے کلام کر دیا جائے، اور موجودہ دور میں اس کے متعلق پیش کیے جانے والے بعض شکوک وشبہات پر بھی مختصر روشنی ڈال دی جائے، اس مقصد کے لیے آنے والا مضمون تحریر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حق واعتدال کو اختیار کرنے، اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

محمد رضوان خان

20/ ذوالقعدۃ/ 1443ھ 20/ جون/ 2022ء، بروز پیر

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

’’بھینس‘‘ کی قربانی کا حکم

آج کل بعض لوگ عیدُ الاضحیٰ کے موقع پر بھینس اور بھینسے کی قربانی کے جائز ہونے سے متعلق، عام اور سادہ لوح لوگوں میں شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔

حالانکہ گائے کی طرح بھینس کی قربانی بھی بلاشبہ جائز ہے، اور بھینس کی قربانی کے متعلق جو شکوک وشبہات پیش کیے جاتے ہیں، وہ شرعی اعتبار سے زیادہ اہمیت کے حامل نہیں۔

اس لیے بھینس کی قربانی کو ناجائز، خلافِ سنت، یا خلافِ احتیاط کہنے والوں کے قول کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے، اور بھینس وبھینسے کی قربانی کو بلاتردد وبغیر کھٹک کے انجام دینا چاہیے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاکستان کے پڑوسی ملک ہندوستان میں ہندو حکومت کی طرف سے گائے کے ذبح وقربانی پر پابندی عائد ہے، کیونکہ ہندومت میں گائے کو بابرکت سمجھا جاتا ہے، وہاں اس کے ذبح کرنے پر اکثر اوقات ہندو مسلم فسادات بھی رونما ہوجاتے ہیں، جس کی وجہ سے وہاں مسلمانوں کے جملہ مسالک کے علماء وعوام بکثرت گائے کے بجائے، بھینس اور بھینسے کی قربانی کو ایک عرصہ سے انجام دے رہے ہیں، اور ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں بھی بھینس کی قربانی کرنے کا عام رواج ہے، صرف بعض علاقوں کے لوگ کم علمی، غلط فہمی، یا بدفہمی کی بناء پر اس سے اجتناب کرتے، یا اس کو ممنوع ومکروہ سمجھتے ہیں اور اس پر چہ میگوئیاں کرتے ہیں۔

گائے کو عربی زبان میں ’’البقرۃ‘‘ اور بھینس کو عربی زبان میں ’’الجاموس‘‘ کہا جاتا ہے، جس کو فارسی کے لفظ ’’گاؤمیش‘‘ سے عربی بنایا گیا ہے، اور گائے کو انگریزی زبان میں ’’Cow‘‘ اور بھینس کو انگریزی زبان میں ’’Buffalo‘‘ کہا جاتا ہے۔

بھینس ایک ممالیہ (یعنی اپنے بچوں کو دودھ پلانے والا) جانور ہے، اس کا مذکر بھینسا

کہلاتا ہے، یہ جانور سیاہ اور خاکی رنگ میں پایا جاتا ہے، یہ نہروں، نالوں اور تالابوں میں نہانا اور تادیر پانی میں وقت گزارنا پسند کرتا ہے۔

جنوبی ایشیا میں دیہاتوں کے لوگ کثیر تعداد میں بھینسیں پالتے ہیں، ان کا دودھ اپنے استعمال میں لانے کے ساتھ ساتھ فروخت بھی کرتے ہیں، اسی طرح اس کا گوشت بھی کھایا اور فروخت کیا جاتا ہے، اور کھیتی باڑی کے کاموں میں بھی اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔

اہلِ لغت اور فقہائے کرام کا اس بات پر تقریباً اتفاق ہے کہ بھینس اور گائے ایک جنس سے تعلق رکھتی ہیں، اور شرعی اعتبار سے اِن کے اکثر احکام میں یکسانیت پائی جاتی ہے، جن میں قربانی کا حکم بھی داخل ہے۔

قدیم زمانے کے عرب میں زیادہ تر اونٹ اور گائے ہوا کرتے تھے، اس زمانہ میں وہاں پر ''بھینس'' اور ''بھینسا'' کی پیداوار اور استعمال عام طور پر نہیں تھا، جس کی ایک وجہ یہ تھی کہ عرب کا زیادہ تر علاقہ صحراء پر مشتمل تھا، جہاں اس وقت پانی کی قلت تھی، اور اونٹ اور گائے کے مقابلہ میں ''بھینس'' اور ''بھینسا'' پانی والے علاقوں کا جانور رہے، کیونکہ یہ پانی کو پسند کرتا ہے، اسی نسبت سے بھینس کا سائنسی نام ''Water buffalo'' یعنی پانی کی بھینس ہے۔

اس لیے احادیث میں صراحتاً بھینس، یعنی ''الجاموس'' کے نام سے زکاۃ وقربانی کا ذکر نہیں ملتا، اور یہی وجہ ہے کہ ''الجاموس'' بنیادی طور پر عجمی نام ''گاؤمیش'' سے بنایا گیا ہے، جس کو مابعد کے زمانوں میں عربی میں استعمال کیا گیا، اور عرب میں زیادہ تر ''بقرۃ'' کا نام بول کر بھینس کو ''بقرۃ'' کی جنس میں شامل رکھا گیا۔ [1]

[1] وكانوا خلقا عظيما كثيرا ناقلة عن ناحية الهند لغلاء وقع هناك، فتنقلوا في بلاد كرمان وفارس وكور الأهواز الى أن صاروا الى هذه المواضع، فسكنوها، وغلبوا عليها، وعظم أمرهم، واشتد بأسهم، فأنزلهم بلاد خانقين وجلولاء من طريق خراسان وبلاد عين زربة من الثغر الشأمي، ومذ يومئذ صارت الجواميس بالشأم ولم تكن تعرف هنالك.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مرفوع احادیث میں بھینس کے نام سے زکاۃ کا حکم مذکور نہ ہونے کے باوجود، سائمہ جانوروں کی زکاۃ کے اعتبار سے بھینس کو، گائے کا حکم حاصل ہونے، اور بھینس کے ’’بقرۃ‘‘ کی جنس میں داخل ہونے پر امت کا اجماع ہے۔

شریعت میں جن چیزوں کی زکاۃ ادا کرنا فرض ہے ان میں ایک زکاۃ مخصوص، جانوروں سے متعلق ہے، جن کو ’’سائمہ جانور‘‘ کہا جاتا ہے۔

فقہائے کرام نے ان جانوروں کی زکاۃ کے تفصیلی احکام ذکر فرمائے ہیں۔

سائمہ جانوروں میں زکاۃ کے حکم کی طرح تقریباً تمام فقہائے کرام و مجتہدینِ عظام نے قربانی کے احکام کے اعتبار سے بھی بھینس کو گائے کا حکم دیتے ہوئے، اس کی قربانی کو جائز قرار دیا ہے، اور بھینس اور گائے کو ایک جنس کے تحت داخل مانا ہے، مسلکِ اہلِ حدیث کے اکثر حضرات نے بھی اس مسئلہ میں فقہائے کرام و مجتہدینِ عظام کے مطابق موقف اپنایا ہے، البتہ ماضی قریب کے بعض حضرات کو اس مسئلہ میں غلط فہمی پیدا ہوئی، جس کا متعدد محققین و اصحابِ علم نے ازالہ کیا ہے۔

اب اس سلسلہ میں قرآن وسنت کی چند نصوص، اور محدثین، مفسرین اور فقہاء و مجتہدین، اصحابِ لغت اور اہلِ علم حضرات کی چند عبارات وحوالہ جات ملاحظہ فرمایئے۔

سورہ انعام، سورہ حج اور سورہ زمر کا حوالہ

سورہ حج میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وقيل إن بدء الجواميس بالثغر الشأم وسواحل الشأم من جواميس كانت لآل المهلب ببلاد البصرة والبطائح والطفوف، فلما قتل يزيد بن المهلب نقل يزيد بن عبد الملك بن مروان كثيرا منها إلى هذه النواحى، ثم قتله جعفر بن مهر جيش الكردى(التنبيه والإشراف،للمسعودى،ج ١،ص ٣٠٨،ذكر خلافة المعتصم)

وبقرهم الجواميس(رحلة ابن بطوطة،ج ٢،ص ٤٧٣،خبر ثورة هلاجون)

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلىٰ مَارَزَقَهُم مِّنْ بَهِيمَةِ الْاَنْعَامِ(سورة الحج رقم الآية ٣٤)

ترجمہ: اور ہر امت کے لئے کر دیا ہم نے قربانی کو، تا کہ ذکر کریں وہ اللہ کے نام، ان (جانوروں) پر جو عطا کیے اُس (اللہ) نے اُن کو ''بهيمةُ الانعام'' سے (سورہ حج)

''بهيمةُ الانعام'' میں ''بقرة'' بھی داخل ہے، اور ''بھینس'' دراصل بقرة کی جنس سے تعلق رکھتی ہے، لہٰذا وہ بھی اس میں داخل ہے۔

سورہ انعام میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَّفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ (سورة الانعام رقم الآيات ١٤٢، ١٤٣)

ترجمہ: اور (اللہ نے) چوپایوں میں بوجھ اٹھانے والے (اونٹ، بیل) بھی (پیدا کئے) اور زمین سے لگے ہوئے (بکری، دنبہ، بھیڑ وغیرہ) بھی (پس) اللہ کے دیے ہوئے میں سے کھاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (یہ بڑے چھوٹے چوپائے) آٹھ جوڑے (ہیں) دو (دو) بھیڑوں میں سے اور دو (دو) بکریوں میں سے (یعنی ایک ایک نر اور اور ایک ایک مادہ) (سورہ انعام)

اور مذکورہ آیت کے بعد اگلی آیت میں ارشاد ہے کہ:

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ (سورة الانعام، رقم الآية ١٤٤)

ترجمہ: اور دو (دو) اونٹوں میں سے اور دو (دو) بقر میں سے (سورہ انعام)

اور سورہ زمر میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَأَنْزَلَ لَكُم مِّنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ (سورة الزمر، رقم الآية ٦)

ترجمہ: اور نازل کیا اُس (اللہ) نے، تمہارے لئے چوپاؤں میں سے آٹھ جوڑیوں کو (سورہ زمر)

آٹھ جوڑیوں میں ’’بقرۃ‘‘ کو بھی شمار کیا گیا ہے، اور ’’بقرۃ‘‘ میں ’’بھینس‘‘ بھی داخل ہے۔[1]

ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ، أَوْ بَقَرٌ، أَوْ غَنَمٌ، لاَ يُؤَدِّى حَقَّهَا، إِلَّا أُتِىَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولاَهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۱۴۶۰)

ترجمہ: نہیں ہے کوئی شخص جس کے پاس اونٹ، یا گائے، یا بکری ہو، اور اس کا حق ادا نہ کرے، مگر یہ کہ قیامت کے دن ان جانوروں کو، اس حال میں لایا جائے گا کہ وہ پہلے سے زیادہ بڑے اور موٹے ہوں گے، اور وہ اپنے کھروں سے ان (جانوروں کے مالکان) کو روندیں گے، اور اپنے سینگوں سے ماریں گے، جب آخری جانور اوپر سے روندتے ہوئے گزر جائے گا، تو پھر پہلا جانور اس پر مذکورہ

---

[1] حَدَّثَنَا أَبِى ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْعَتَكِىُّ ثنا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِىُّ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِى سُلَيْمٍ قَالَ الْجَامُوسُ وَالْبُخْتِىُّ مِنَ الْأَزْوَاجِ الثَّمَانِيَةِ (تفسیر ابن أبی حاتم، رقم الروایة ۷۹۹۰، ج۵، ص۱۴۰۳، تفسیر سورة الانعام، تحت قوله تعالىٰ: ثمانية أزواج من الضأن اثنين ومن المعز اثنين)

(أحلت لكم بهيمة الأنعام) البهيمة فى اللغة العربية: هى كل ذات أربع من الدواب. والأنعام هى الإبل والبقر والغنم ذكورها وإناثها، وقد بينها الله سبحانه فى سورة الأنعام بأنها ثمانية أزواج: من الضأن اثنين (الكبش والنعجة) ومن المعز اثنين (الجدى والعنز) ومن الإبل اثنين (الجمل والناقة) ومن البقر اثنين (الثور أو الفحل والبقرة أو الجاموسة). فهذه هى الأنعام فى لسان القرآن (زهرة التفاسير، لأبى زهرة، ج۴، ۲۰۲۰، سورة المائدة)

طریقہ کے مطابق لوٹ آئے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان میں فیصلہ ہو جائے (بخاری)
یعنی اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ کے جانور، اگر سائمہ ہوں، اور ان کی زکاۃ ادا نہ کی جائے، تو وہ قیامت کے دن مالکان کے لیے عذاب اور وبال کا باعث بنیں گے۔

اس طرح کی احادیث میں ’’بقر‘‘ کی زکاۃ ادا نہ کرنے پر سخت وعید کا ذکر آیا ہے، اور اس میں ’’بھینس‘‘ بھی داخل ہے۔

چنانچہ اگر کسی کے پاس سائمہ جانور، صرف بھینس، بھینسے ہی ہوں، ایک بھی گائے نہ ہو، اور وہ ان کی زکاۃ ادا نہ کرے، تو اس کو مذکورہ عذاب ہوگا۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

بَعَثَنِیُ رَسُوُلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ إِلَی الُیَمَنِ، وَأَمَرَنِیُ أَنُ آخُذَ مِنَ الُبَقَرِ: مِنُ کُلِّ أَرُبَعِیُنَ، مُسِنَّةً، وَمِنُ کُلِّ ثَلَاثِیُنَ، تَبِیُعًا أَوُ تَبِیُعَةً

(سنن ابن ماجة، رقم الحديث ۱۸۰۳، كتاب الزكاة، باب صدقة البقر) [1]

ترجمہ: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا، اور مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر چالیس گائے میں سے ایک مسنہ (یعنی دو سالہ گائے) لوں، اور اور ہر تیس گائے میں سے تبیع یا تبیعہ (یعنی ایک سالہ بیل یا گائے) وصول کروں (ابنِ ماجہ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِیُ ثَلَاثِیُنَ مِنَ الُبَقَرِ، تَبِیُعٌ أَوُ

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح، وهذا إسناد حسن فى المتابعات (حاشية ابنِ ماجه)

تَبِيْعَةٌ، وَفِيْ أَرْبَعِيْنَ، مُسِنَّةٌ(سنن ابنِ ماجه، رقم الحديث ۱۸۰۴) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیس گائے میں تبیع (یعنی ایک سالہ بیل یا گائے) ہے اور چالیس میں مسنہ (یعنی دوسالہ گائے) ہے (ابنِ ماجہ)

مذکورہ اور ان جیسی احادیث وروایات میں ''بقر'' کے نام سے زکاۃ کا ذکر وحکم آیا ہے ''جاموس'' یا ''بھینس'' کے نام سے زکاۃ کا ذکر وحکم نہیں آیا، لیکن اس کے باوجود اس بات پر اجماع ہے کہ جو حکم ''بقر'' کی زکاۃ کا ہے، وہی حکم ''جاموس اور بھینس'' کی زکاۃ کا بھی ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بھینس دراصل، گائے کی جنس سے تعلق رکھتی ہے، اور جب کوئی حکم کسی جنس سے متعلق ہو، تو وہ حکم اپنی تمام انواع کو شامل ہوا کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بعض آثار میں صراحتاً ''الجاموس'' کے الفاظ میں بھینس کو گائے کے درجہ میں شمار کیا گیا ہے۔

چنانچہ حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ:

الجواميس بمنزلة البقر (مُصنف ابن أبی شيبة، رقم الرواية ۱۰۸۴۸، فی الجواميس تعد فی الصدقة)

ترجمہ: ''جوامیس'' بقر کے درجہ میں ہیں (ابنِ ابی شیبہ)

ابنِ شہاب زہری سے روایت ہے کہ:

أن عمر بن عبد العزيز، كتب أن تؤخذ، صدقة الجواميس كما تؤخذ صدقة البقر (الأموال لابن زنجويه، رقم الرواية ۱۴۹۳)

ترجمہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے یہ حکم نامہ تحریر فرمایا کہ ''جوامیس'' کا صدقہ اسی طرح لیا جائے گا، جس طرح ''بقر'' کا لیا جاتا ہے (الاموال)

اور سعید بن رزیق سے روایت ہے کہ:

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره (حاشية ابنِ ماجه)

سئل عطاء الخراسانی عن صدقة الجوامیس، فقال :هی بمنزلة البقر(الأموال لابن زنجویه، رقم الروایة ۱۴۹۴)

ترجمہ: حضرت عطاء خراسانی سے ''جوامیس'' کے صدقہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ''بقر'' کے درجہ میں ہیں (الاموال)

جوامیس، یعنی بھینسوں کو ''بقر'' یا ''بقرہ'' کے درجہ میں شمار کرتے ہوئے قربانی کے حکم کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔

اور مخصوص جانوروں کی زکاۃ فرض ہے، جبکہ قربانی فرض نہیں، امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے، اور دوسرے فقہائے کرام کے نزدیک سنت ہے۔

جب ایک فرض حکم میں بھینس کو ''بقرہ'' کا حکم دیا گیا ہے، تو اس سے کم درجہ کے حکم میں بھینس کو ''بقرہ'' کا درجہ دینے میں کون سے تامل کی بات ہے، فقہائے کرام اور مجتہدینِ عظام، جن کو اللہ تعالیٰ نے حسنِ فہم اور جودتِ فہم کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، انہوں نے اس کی علت کو اچھی طرح سے سمجھا، جو کہ ''جنس کا متحد ہونا'' ہے۔

اس لیے ان سب نے قربانی کے باب میں بھی بھینس کو بقرہ کے درجہ میں رکھا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا حوالہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ (صحیح البخاری، رقم الحدیث ۵۵۴۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے ''بقر'' کی قربانی کی (بخاری)

اور ''سنن الدارمی'' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَةَ (سنن الدارمی، رقم الحديث ۱۹۴۵) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے (حجۃ الوداع کے موقع پر) گائے کی قربانی ہدی میں پیش کی (دارمی)

اس حدیث میں ''بقر'' یا ''بقرہ'' کا لفظ استعمال ہوا ہے، اور اس کی جنس سے بھینس بھی تعلق رکھتی ہے، لہٰذا وہ بھی اس میں داخل ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ

امام ترمذی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ:

نَحَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الحُدَيْبِيَةِ البَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَفِي البَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ :حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ : يَرَوْنَ الجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ (سنن الترمذی، رقم الحديث ۹۰۴، باب ماجاء فی الاشتراک فی البدنة والبقرة)

ترجمہ: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال، بقرہ کو سات افراد کی طرف سے، اور اونٹ کو سات افراد کی طرف سے ذبح کیا۔

اور اس سلسلہ میں ابنِ عمر اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہم سے روایات مروی ہیں۔

---

[1] قال المحقق: حسين سليم أسد الداراني: إسناده صحيح (حاشية سنن الدارمی)

حضرت جابر کی مذکورہ حدیث حسن صحیح ہے، اور اس حدیث پر اہلِ علم کا عمل ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اور دوسرے حضرات کا، جو اونٹ کی سات افراد کی طرف سے، اور بقرہ کی سات افراد کی طرف سے قربانی کے جواز کے قائل ہیں۔

اور یہی قول سفیان ثوری، امام احمد اور شافعی کا ہے (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث میں بقرہ کی قربانی کا ذکر ہے، جس میں بھینس بھی داخل ہے، کیونکہ بھینس بھی بقرہ کی جنس سے تعلق رکھتی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَمَّنْ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ (سنن ابنِ ماجه، رقم الحديث ۳۱۳۳) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ان ازواج کی طرف سے جنہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر (حج کے ساتھ) عمرہ کیا تھا، مشترکہ گائے کو ذبح کیا (ابنِ ماجہ)

حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَکَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الْبَقَرَةَ

---

[1] قال شعيب الارنؤوط:

إسناده صحيح. وقد صرح الوليد بن مسلم بالتحديث من الأوزاعي هنا، وصرح بسماع الأوزاعي من يحيى بن أبي كثير عند الحاكم 467 /1، والبيهقي 254 /4، وابن عبد البر فانتفت شبهة تدليسه (حاشية سنن ابنِ ماجه)

عَنْ سَبْعَةٍ(مسند احمد،رقم الحدیث ۲۳۴۴۶) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کی قربانی سات مسلمانوں کی طرف سے شریک کر کے کی (مسند احمد)

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً(صحیح ابنِ حبان،رقم الحدیث ۴۰۰۷) [2]

ترجمہ: ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی، تو ہم گائے میں سات افراد شریک ہوے (ابنِ حبان)

---

[1] قال شعیب الارنؤوط:
صحیح لغیرہ، وھذا إسناد محتمل للتحسین(حاشیة مسند احمد)

[2] قال شعیب الارنؤوط:
إسنادہ قوی علی شرط مسلم(حاشیة صحیح ابنِ حبان)

وقال الترمذی:

حدثنا قتیبة قال :حدثنا مالک بن أنس، عن أبی الزبیر، عن جابر قال :نحرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیة البقرة عن سبعة، والبدنة عن سبعة وفی الباب عن ابن عمر، وأبی ھریرة، وعائشة، وابن عباس :.حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند أھل العلم من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم :یرون الجزور عن سبعة، والبقرة عن سبعة، وھو قول سفیان الثوری، والشافعی، وأحمد .

وروی عن ابن عباس، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن البقرة عن سبعة، والجزور عن عشرة وھو قول إسحاق، واحتج بھذا الحدیث، وحدیث ابن عباس إنما نعرفه من وجه واحد "

حدثنا الحسین بن حریث، وغیر واحد قالوا :حدثنا الفضل بن موسی، عن حسین بن واقد، عن علباء بن أحمر، عن عکرمة، عن ابن عباس قال :کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر، فحضر الأضحی، فاشترکنا فی البقرة سبعة، وفی الجزور عشرة :ھذا حدیث حسن غریب، وھو حدیث حسین بن واقد (سنن الترمذی، تحت رقم الحدیث ۹۰۴و۹۰۵،باب ماجاء فی الاشتراک فی البدنة والبقرة)

علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کا حوالہ

ابنِ عدی کندی سے روایت ہے کہ:

سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَنِ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ :عَنْ سَبْعَةٍ (مسند احمد، رقم الحديث ۷۳۴) ؎۱

ترجمہ: ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کی قربانی کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ سات افراد کی طرف سے جائز ہے (مسند احمد)

ان روایات سے بھی بقرہ کی قربانی کا ثبوت ہوا، جس میں بھینس بھی داخل ہے۔ ؎۲

خلاصہ یہ کہ خواہ زکاۃ کے مخصوص، یعنی ''سائمہ'' جانوروں کی زکاۃ کا مسئلہ ہو، یا قربانی کا مسئلہ ہو، دونوں کے متعلق قرآن وسنت میں ''بقر'' یا ''بقرہ'' کا لفظ ہی استعمال ہوا ہے، کسی کے لیے بھی ''جاموس'' کا لفظ استعمال نہیں ہوا، پس جس طرح ''بقر'' یا ''بقرہ'' کی نصوص سے گائے کے ساتھ بھینس میں زکاۃ کا حکم سمجھا جاتا ہے، بعینہٖ یہی حکم قربانی کا بھی ہے، دونوں کے درمیان فرق کی کوئی معقول وجہ نہیں پائی جاتی۔

''الاشراف لابنِ المنذر'' کا حوالہ

امام ابنِ منذر (المتوفی: 319ھ) فرماتے ہیں کہ:

؎۱ قال شعيب الارنؤوط:
إسناده حسن(حاشية مسند احمد)

؎۲ والبقرُ على قسمين :أحدهما الجواميس إلا ما كان من بقرِ الوحْش(الحيوان للجاحظ، ج۳،ص ۸۳،باب ذكر الحمام)

الجاموس :واحد الجواميس، فارسي معرب.....حكمه وخواصه :كالبقر(حياة الحيوان الكبرى،للدميري، ج ۱ ،ص ۱۶۴ ،باب الجيم)

وأجمع كل من نحفظ عنه من أهل العلم على أن الجواميس بمنزلة البقر، كذلک قال الحسن البصری، والزهری، ومالک، والثوری، وإسحاق، والشافعی، وأصحاب الرأی.

وكذلک نقول (الاشراف علىٰ مذهب العلماء، ج۳، ص ۱۲، باب الصدقة فی العوامل من الابل والبقر)

ترجمہ: اور ہمارے علم میں جو اہلِ علم ہیں، ان سب کا اس بات پر اجماع ہے کہ ’’جوامیس‘‘ (یعنی بھینسیں) بقرہ (یعنی گائے) کے درجہ میں ہیں، اسی طرح حسن بصری، اور زہری اور امام مالک اور امام ثوری، اور امام اسحاق اور امام شافعی، اور اصحابِ رائے (حنفیہ) کا قول ہے، اور ہم بھی اسی قول کو اختیار کرتے ہیں (الاشراف)

’’الاجماع لابنِ المنذر‘‘ کا حوالہ

علامہ ابنِ منذر دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ:

وأجمعوا على أن حكم الجواميس حكم البقر (الاجماع لابن المنذر، ص ۴۵، کتاب الزكاة)

ترجمہ: فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ ’’بھینس‘‘ کا حکم ’’گائے‘‘ کا حکم ہے (الاجماع)

’’الاقناع فی مسائل الاجماع‘‘ کا حوالہ

ابوالحسن بن قطان (المتوفی: 628ھ) ’’اجماعی مسائل‘‘ کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

وأجمعوا أن الجواميس بمنزلة البقر، وأن اسم البقر واقع عليها (الإقناع فی مسائل الإجماع، ج ۱، ص ۲۰۵، کتاب الزكاة، ذکر صدقة البقر)

ترجمہ: اور فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ بھینس، گائے کے درجہ میں ہے، اور گائے کا نام بھینس پر بھی بولا جاتا ہے (الاقناع)

''مسائل الامام احمد بن حنبل واسحاق'' کا حوالہ

اسحاق بن راھویہ (المتوفیٰ: 238ھ) فرماتے ہیں کہ:

قلت :الجواميس تجزء عن سبعة؟

قال :لا أعرف خلاف هذا.

قال الحسن :تذبح عن سبعة.

قال إسحاق :كما قال (مسائل الإمام أحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه، رقم المسئلة ٢٨٦٥)

ترجمہ: میں نے عرض کیا کہ بھینس کی سات افراد کی طرف سے قربانی جائز ہے؟ تو امام احمد نے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق اس کے جائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، حضرت حسن نے بھی یہی فرمایا کہ بھینس کو سات افراد کی طرف سے ذبح کیا جائے گا، اسحاق بن راھویہ فرماتے ہیں کہ ان کا قول بھی امام احمد کے مطابق ہے (مسائل الامام احمد بن حنبل)

مذکورہ تینوں عبارات سے معلوم ہوا کہ گائے اور بھینس کو فقہائے کرام اور محدثینِ عظام نے ایک درجہ میں داخل مانا ہے، اور اس پر ان کا اجماع واتفاق ہے۔

اب اگر کوئی ہزارہا سال گزرنے کے بعد اس اجماعی واتفاقی حکم کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرے، اس کی کیا حیثیت ہوگی۔

''اکمالُ المعلم'' کا حوالہ

قاضی عیاض (المتوفیٰ: 544ھ) صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس :ضرب من البقر.

قال ابن درید فی الجمهرة :جاموس أعجمی، وقد تکلمت به العرب(إِکْمَالُ المُعْلِمِ بفَوَائِدِ مُسْلِم، لِلقَاضِی عِیَاض، ج ۱، ص ۴۸۸، باب بدء الوحی إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم)

ترجمہ: اور بھینس، گائے کی قسم ہے، ابنِ درید نے (لغت کی کتاب) ’’الجمهرة‘‘ میں فرمایا کہ ’’جاموس‘‘ عجمی لفظ ہے، اہلِ عرب نے بھی اس لفظ کو استعمال کیا ہے (اکمال المعلم)

’’المعلم بفوائد مسلم‘‘ کا حوالہ

ابوعبداللہ محمد بن علی تمیمی (المتوفیٰ: 536ھ) صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس :ضرب من البقر .قال ابن درید فی الجمهرة : جاموس أعجمی، وقد تکلمت به العرب (المُعْلم بفوائد مسلم، ج ۱، ص ۳۲۶، کتاب الإیمان)

ترجمہ: اور بھینس، گائے کی قسم ہے، ابنِ درید نے ’’الجمهرة‘‘ میں فرمایا کہ ’’جاموس‘‘ عجمی لفظ ہے، اہلِ عرب نے بھی اس لفظ کو استعمال کیا ہے (المعلم)

’’التوضیح لشرح الجامع الصحیح‘‘ کا حوالہ

ابنِ ملقن (المتوفیٰ: 804ھ) صحیح بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس :ضرب من البقر، وقیل :أعجمی تکلمت به العرب(التوضیح لشرح الجامع الصحیح، لابن الملقن، ج ۲، ص ۲۸۹)

ترجمہ: اور بھینس، گائے کی قسم ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ ’’جاموس‘‘ عجمی لفظ ہے، اہلِ عرب نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے (التوضیح)

''المفهم'' کا حوالہ

ابوالعباس قرطبی (المتوفیٰ:656ھ) صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس ضرب من البقر .قال ابن درید فی الجمهرة :جاموس أعجمی وقد تكلمت به العرب (المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم، ج ا ،ص ۳۷۹،باب كيف كان ابتداء الوحی لرسول الله -صلى الله عليه وسلم)

ترجمہ: اور بھینس، گائے کی قسم ہے، ابنِ درید نے ''الجمهرة'' میں فرمایا کہ ''جاموس'' عجمی لفظ ہے، اہلِ عرب نے بھی اس لفظ کو استعمال کیا ہے (المفہم)

''لمعاتُ التنقیح'' کا حوالہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (المتوفیٰ:1052ھ) مشکاۃ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس نوع من البقر، ویجوز من جميع هذه الأقسام الثنی وهو المراد بالمسنة (لمعات التنقيح فی شرح مشكاة المصابيح، ج۳،ص ۵۷۳،باب فی الأضحية)

ترجمہ: اور جاموس، گائے کی قسم میں داخل ہے، اوران تمام اقسام (یعنی گائے، بھینس) کے جانوروں کی قربانی جائز ہے، جبکہ وہ دو سال کے ہوں ''مسنۃ'' سے یہی مراد ہے (لمعات التنقیح)

''عمدةُ القاری'' کا حوالہ

علامہ عینی (المتوفیٰ:855ھ) صحیح بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس ضرب من البقر وقيل أعجمی تكلمت به العرب (عمدة القاری شرح صحيح البخاری، ج ا ،ص ۵۳، كتاب الإيمان)

ترجمہ: اور بھینس، گائے کی قسم ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ ’’جاموس‘‘ عجمی لفظ ہے، اہلِ عرب نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے (عمدۃ القاری)

مطلب یہ ہے کہ جاموس، بھی گائے کی قسم ہے، اور یہ لفظ عجمی، یعنی غیر عربی ہے، اس لیے عرب میں اس کا زیادہ استعمال نہیں ہوا، لیکن عرب میں بقرہ کی اس نوع کے تعارف کے بعد عربی زبان میں اس کا استعمال ہوا ہے، اور غالبًا اسی وجہ سے قرآن وسنت میں اس لفظ کا استعمال نہیں ہوا، اس کے بجائے ’’بقرۃ‘‘ کا لفظ استعمال ہوا، جس میں ’’جاموس‘‘ بھی داخل ہے، جس طرح بقرہ کی دوسری انواع اس میں داخل ہیں، اور آج کل بقرہ کی مختلف انواع پائی جاتی ہیں، جن میں ولایتی گائیں بھی داخل ہیں، جن کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کے زمانے میں وجود نہیں تھا۔

مذکورہ محدثین کے علاوہ تقریباً تمام فقہائے کرام نے بھی یہی حکم بیان فرمایا ہے، ذیل میں چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

’’الموسوعةُ الفقهيةالكويتية‘‘ کا حوالہ

’’الموسوعةُ الفقهيةالكويتية‘‘ میں ہے کہ:

شـروط الأضحية فى ذاتها :(الشرط الأول) وهـو متفق عليه بين الـمذاهب :أن تـكـون مـن الأنـعـام، وهـى الإبـل عـرابا كانت أو بـخـاتـى، والبـقـرـة الأهـلية ومنهـا الجواميـس (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۵، ص ۸۱، مادة’’أضحية‘‘)

ترجمہ: قربانی صحیح ہونے کی ذاتی شرائط میں سے پہلی شرط، جس پر تمام مذاہب کے درمیان اتفاق ہے، یہ ہے کہ وہ انعام میں سے ہو، اور انعام، اونٹ ہیں، خواہ عربی ہوں، یا بخاتی، اور بقرہ اہلیہ ہے، اور بھینسیں بھی اس میں داخل ہیں (الموسوعة الفقهية)

’’الموسوعةُ الفقهيةالكويتية‘‘ کا دوسرا حوالہ

’’الموسوعةُ الفقهيةالكويتية‘‘ میں ہی ہے کہ:

’’بقر‘‘التعريف:

البقر :اسم جنس .قال ابن سيده :ويطلق على الأهلي والوحشي، وعلى الذكر والأنثى، وواحده بقرة، وقيل :إنما دخلته الهاء لأنه واحد من الجنس .والجمع :بقرات، وقد سوى الفقهاء الجاموس بالبقر في الأحكام، وعاملوهما كجنس واحد (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۸،ص ۱۵۸ ،مادة’’بقر‘‘)

ترجمہ: بقر کی تعریف: بقر اسمِ جنس ہے، ابنِ سیدہ نے فرمایا کہ یہ لفظ پالتو، اور وحشی، اور نر و مادہ دونوں کے لئے بولا جاتا ہے، جس کا واحد ’’بقرہ‘‘ ہے، اور کہا گیا ہے کہ اس پر ’’ہا‘‘ اس لئے داخل ہوئی، کیونکہ یہ جنس کا واحد ہے، اور اس کی جمع ’’بقرات‘‘ آتی ہے، اور فقہاء نے جاموس (یعنی بھینس) کو شرعی احکام میں ’’بقر‘‘ کے برابر قرار دیا ہے، اور فقہاء نے بقرہ، اور بھینس دونوں کے ساتھ، ایک جنس والا معاملہ کیا ہے (الموسوعة الفقهية)

’’الموسوعةُ الفقهيةالكويتية‘‘ کا تیسرا حوالہ

’’الموسوعةُ الفقهيةالكويتية‘‘ میں ہی ہے کہ:

والبقر والجواميس جنس واحد (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۹،ص ۱۷۹ ،مادة’’بيع‘‘)

ترجمہ: اور بقر اور جوامیس ایک جنس میں داخل ہیں (الموسوعة الفقهية)

’’الموسوعةُ الفقهيةالكويتية‘‘ کاچوتھا حوالہ

’’الموسوعةُ الفقهيةالكويتية‘‘ میں ہی ایک مقام پر ہے کہ:

والبقر نوعان :البقر المعتاد، والجواميس (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۳، ص ۲۵۹، مادة"زكاة")

ترجمہ: اور بقر کی دو انواع ہیں، ایک معروف ومشہور بقر، اور دوسرے جوامیس (الموسوعة الفقهية)

’’الموسوعةُ الفقهيةالكويتية‘‘ کاپانچواں حوالہ

’’الموسوعةُ الفقهيةالكويتية‘‘ میں ایک مقام پر ہے کہ:

والبقر والجواميس جنس واحد (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۵، ص ۲۰۱، مادة"لبن")

ترجمہ: اور بقر اور جوامیس، ایک جنس ہیں (الموسوعة الفقهية)

مذکورہ تالیف میں مختلف مسالک کے علماء نے حصہ لیا اور طویل عرصہ کی جدوجہد کے بعد یہ ’’موسوعة‘‘ مکمل ہوا، جس میں ’’بقر‘‘ اور ’’جوامیس‘‘ کو ایک جنس قرار دیا گیا، اور اس میں کسی کے اختلاف کا ذکر تک بھی نہ کیا گیا۔

’’الفقهُ الاسلامی وادلتهٗ‘‘ کاحوالہ

شیخ وہبۃ الزحیلی فرماتے ہیں:

اتفق العلماء على أن الأضحية لا تصح إلا من نعم :إبل وبقر (ومنها الجاموس) وغنم (ومنها المعز) بسائر أنواعها، فيشمل الذكر والأنثى (الفِقْهُ الإسلاميُّ وأدلَّتُه،القسم الأول :العبادات ،الباب الثامن:الفصل

الأولُ،المبحث الرابع۔ الحيوان المضحى به :،المطلب الأول۔ نوع الحيوان المضحى به)

ترجمہ: فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قربانی، صرف اونٹ، گائے کی ’’جس میں بھینس بھی داخل ہے‘‘ اور بکری کی ’’جس میں بھیڑ بھی داخل ہے‘‘ ان جانوروں کی اپنی تمام انواع سمیت جائز ہے، جس میں نر اور مادہ دونوں داخل ہیں (الفقہ الاسلامی وادلتہٗ)

معلوم ہوا کہ بھینس کی قربانی اس لیے جائز ہے کہ وہ بقرہ کی جنس میں داخل ہے، اور اس پر علماء کا اتفاق ہے۔

پس جس شخص کا قول اس کے برخلاف ہوگا، اس کا اعتبار نہ ہوگا۔

’’الهداية‘‘ کا حوالہ

فقہ حنفی کی مشہور درسی کتاب ’’الهداية‘‘ میں ہے کہ:

فأما البقر والجواميس جنس واحد (الهداية فى شرح بداية المبتدى، ج٣ص٦٥، كتاب البيوع، باب الربا)

ترجمہ: پس بقر اور جوامیس ایک جنس ہیں (الہدایۃ)

’’البناية شرح الهداية‘‘ کا حوالہ

علامہ عینیؒ ’’الهداية‘‘ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:

م :(ويدخل فى البقر الجاموس؛ لأنه من جنسه) ش :كما فى الزكاة فإنه يؤخذ من نصاب الجاموس ما يؤخذ من نصاب البقر، وقال فى "خلاصة الفتاوى :"والجاموس يجوز فى الهدايا والضحايا استحسانا (البناية شرح الهداية، ج١٢، ص٤٨، كتاب الأضحية)

ترجمہ: اور ''بقرۃ'' میں ''جاموس'' (یعنی بھینس) بھی داخل ہے، کیونکہ جاموس ''بقر'' کی جنس سے تعلق رکھتی ہے، جیسا کہ زکاۃ کے معاملہ میں کہ جاموس کے نصاب سے وہی لیا جاتا ہے، جو بقر کے نصاب سے لیا جاتا ہے، اور خلاصۃُ الفتاویٰ میں فرمایا کہ جاموس ''ہدی'' اور ''قربانی'' کے باب میں استحسان کے طور پر جائز ہے (البنایۃ)

''استحسان'' ایسے قیاس کو کہا جاتا ہے، جس میں علت کچھ مخفی ہوتی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگرچہ بظاہر ''بقر'' اور ''جاموس'' کی شکل وشباہت میں فرق نظر آتا ہے، لیکن جنس کے متحد ہونے کی وجہ سے دونوں کو زکاۃ وقربانی میں یکساں حکم دیا گیا۔

''منحۃُ السلوک'' کا حوالہ

علامہ عینی حنفی ''منحۃُ السلوک'' میں فرماتے ہیں کہ:

(والجواميس والبقر سواء) لأنها نوع منه، فتتناولهما النصوص الواردة باسم البقر، بخلاف ما إذا حلف لا يأكل لحم البقر، حيث لا يحنث بأكل الجاموس، لأن مبنى الأيمان على العرف، وفى العادة أوهام الناس لا يسبق إليه (منحة السلوک فی شرح تحفة الملوک للعینی، ص۲۲۷، کتاب الزکاة)

ترجمہ: اور جوامیس اور بقر، برابر ہیں، کیونکہ جوامیس، بقر کی نوع ہے، لہٰذا جوامیس اور بقر دونوں کو وہ نصوص شامل ہوں گی، جو بقر کے نام کے ساتھ وارد ہوئی ہیں، بخلاف اس صورت کے، جبکہ کوئی یہ قسم کھائے کہ وہ بقر کا گوشت نہیں کھائے گا، تو وہ جاموس (بھینس) کا گوشت کھانے سے حانث نہیں ہوگا (یعنی اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی) کیونکہ قسموں کا دارومدار عرف پر ہوا کرتا ہے، اور عرف

وعادت میں لوگوں کے اذہان اس (جاموس) کی طرف سبقت نہیں کرتے (منحۃ السلوک)

اس سے معلوم ہوا کہ بھینس، بقر کی جنس میں داخل اور اس کی ایک نوع ہے، اور جن نصوص میں ’’بقر‘‘ یا ’’بقرۃ‘‘ کا ذکر آیا ہے، وہ بھینس کو بھی شامل ہیں، اس لیے الگ سے بھینس کے الفاظ کے ساتھ نص کا متلاشی ہونے کی ضرورت نہیں۔

اور ’’قسم‘‘ کے خاص مسئلہ میں عرف کی وجہ سے فرق کیا گیا ہے، کیونکہ ’’قسم‘‘ کا بڑا مدار عرف پر ہوتا ہے، اور عرف کا حکم خود عرف کے مختلف ہونے سے بدل جایا کرتا ہے، اور قربانی کا مدار اس عرف پر ہے ہی نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جن فقہاء وعلماء کے عرف میں ’’بقر‘‘ اور ’’جوامیس‘‘ کے گوشت میں فرق نہ ہوا، انہوں نے قسم کے باب میں بھی اس کی رعایت ملحوظ رکھی۔

’’المبسوط للسرخسی‘‘ کا حوالہ

فقہ حنفی کی معروف کتاب ’’المبسوط للسرخسی‘‘ میں ہے کہ:

والجوامیس بمنزلة البقر (المبسوط للسرخسی، ج۲ ص۱۸۸، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ البقر)

ترجمہ: اور جوامیس، بقر کے درجہ میں ہے (المبسوط)

’’المحیطُ البرهانی‘‘ کا حوالہ

فقہ حنفی کی مفصل ومدلل کتاب ’’المحیطُ البرهانی‘‘ میں ہے کہ:

فالبقر والجوامیس جنس واحد (المحیط البرهانی، ج۶ ص۳۵۹، کتاب البیع، الفصل السادس: فیما یجوز وما لا یجوز بیعه)

ترجمہ: اور بقر اور جوامیس ایک جنس میں داخل ہیں (المحیط البرهانی)

’’الاختيار لتعليل المختار‘‘ کا حوالہ

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ’’الاختيار لتعليل المختار‘‘ میں ہے کہ:

البقر والجواميس جنس (الاختيار لتعليل المختار، ج ٢ ص ٣٣، كتاب البيوع، باب الربا)

ترجمہ: بقر اور جوامیس ایک جنس ہے (الاختیار)

’’بدائعُ الصنائع‘‘ کا حوالہ

اور فقہ حنفی کی ایک اور معروف کتاب ’’بدائعُ الصنائع‘‘ میں ہے کہ:

لحوم البقر، والجواميس، كلها جنس واحد (بدائع الصنائع، ج٥ ص ١٨٩، كتاب البيوع، فصل فى شرائط الصحة فى البيوع)

ترجمہ: بقر اور جوامیس کا گوشت، ایک جنس میں داخل ہیں (بدائع الصنائع)

’’الفتاوىٰ الهندية‘‘ کا حوالہ

اور فقہ حنفی کی تالیف ’’الفتاوىٰ الهندية‘‘ میں ہے کہ:

واللحوم معتبرة بأصولها فالبقر والجواميس جنس واحد (الفتاوىٰ الهندية، ج٣ ص ١٢٠، كتاب البيوع، الباب التاسع، الفصل السادس)

ترجمہ: اور گوشت کا اعتبار، اس کے اصول سے ہوگا، پس بقر اور جوامیس ایک جنس میں داخل ہیں (الفتاویٰ الہندیہ)

’’اللباب فى شرح الكتاب‘‘ کا حوالہ

فقہ حنفی ہی کی کتاب ’’اللباب فى شرح الكتاب‘‘ میں ہے کہ:

(والجواميس والبقر سواء) لاتحاد الجنسية؛ إذ هو نوع منه، وإنما لم يحنث بأكل الجاموس إذا حلف لا يأكل لحم البقر لعدم العرف (اللباب فی شرح الكتاب لعبد الغنی الميدانی، ج ۱ ص ۱۴۲، كتاب الزكاة، باب صدقة البقر)

ترجمہ: اور جوامیس اور بقر، برابر ہیں، جنس کے متحد ہونے کی وجہ سے، کیونکہ جوامیس، بقر کی نوع ہے، البتہ جاموس کے کھانے سے حانث نہیں ہوگا، جبکہ وہ بقر کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھائے، عرف نہ ہونے کی وجہ سے (اللباب فی شرح الکتاب)

’’فتاویٰ قاضی خان‘‘ کا حوالہ

فقہ حنفی کی ایک مشہور کتاب فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ:

الأضحية تجوز من أربع من الحيوان الضأن والمعز والبقر والإبل ذكورها وإناثها وكذلك الجاموس لأنه نوع من البقر الأهلي (فتاوی قاضی خان، ج۳، ص ۲۰۸، فصل فيما يجوز فی الضحايا وما لا يجوز)

ترجمہ: قربانی، چار قسم کے جانوروں کی جائز ہے، بھیڑ، بکری، گائے اور اونٹ کی، ان کے نَر اور مادہ کا حکم برابر ہے، اور اسی طریقہ سے جاموس (یعنی بھینس) کی قربانی بھی جائز ہے، کیونکہ وہ ’’بقرِ اہلی‘‘ کی قسم سے تعلق رکھتی ہے (فتاویٰ قاضی خان)

’’بذلُ المجهود‘‘ کا حوالہ

’’بذلُ المجهود‘‘ میں ہے کہ:

ولا يجوز الأضحية إلا من الإبل والبقر والغنم، والغنم صنفان: المعز والضأن، والجاموس نوع من البقر، فيجوز التضحية من

جميع هذه الأقسام (بذل المجهود فی حل سنن أبی داود، ج۹، ص ۵۴۲، باب ما يجوز فی الضحايا من السن)

ترجمہ: اور قربانی صرف اونٹ اور ''بقر'' اور ''غنم'' کی جائز ہے، اور ''غنم'' کی دو صنفیں ہیں، ایک بھیڑ اور ایک دنبہ، اور جاموس (یعنی بھینس) بقر کی ایک نوع ہے، پس ان تمام اقسام کے جانوروں کی قربانی جائز ہے (بذل المجہود)

اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کے نزدیک بھینس کی قربانی کے جواز میں شبہ نہیں، کیونکہ وہ بلاشبہ بقرہ کی جنس سے تعلق رکھتی ہے، اور بقرہ کے شرعی حکم میں داخل وشامل ہے۔

اور ''بقرہ اہلی'' کی قید سے جنگلی گائے، یعنی نیل گائے کو خارج کرنا مقصود ہے۔

''المجموع شرحُ المهذب'' کا حوالہ

فقہ شافعی کی مشہور کتاب ''المجموع شرحُ المهذب'' میں ہے:

البقر جنس ونوعاه الجواميس والعراب (المجموع شرح المهذب، ج۵، ص ۴۲۶، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم)

ترجمہ: ''بقر'' جنس ہے، اور اس کی دو انواع ہیں، ایک جوامیس (یعنی بھینس) اور دوسرے عراب (یعنی عربی گائے) (المجموع شرح المہذب)

''المجموع شرحُ المهذب'' کا دوسرا حوالہ

''المجموع شرحُ المهذب'' میں ہی ایک مقام پر ہے:

وجميع أنواع البقر من الجواميس والعراب والدربانية (المجموع شرحُ المهذب، ج۸ ص ۳۹۳، باب الاضحية)

ترجمہ: اور بقر کی تمام انواع، مثلاً جوامیس اور عراب (یعنی عربی گائے) اور دربانیۃ (ایک خاص قسم کی کوہان والی گائے) کی قربانی جائز ہے (المجموع شرح

المہذب)

’’حاشیۃُ البجیرمی‘‘ کا حوالہ

فقہ شافعی کی کتاب ’’حاشیۃُ البجیرمی‘‘ میں ہے کہ:

قوله :(من البقر الإنسي) ومنه الجاموس (حاشية البجيرمي على الخطيب، ج۴،ص ۳۳۲،فصل :في الأضحية)

ترجمہ: اور مانوس ’’بقر‘‘ کی قربانی بھی جائز ہے، اور ’’جاموس‘‘ بھی اس میں داخل ہے (حاشیۃ البجیرمی)

اس قسم کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ حنفیہ کی طرح، شافعیہ کے نزدیک بھی بھینس کی قربانی جائز ہے، اور بھینس کو ’’بقرہ‘‘ کا حکم حاصل ہے، کیونکہ دونوں کی جنس متحد ہے۔

’’حاشیۃُ الدسوقی‘‘ کا حوالہ

فقہ مالکی کی کتاب ’’حاشیۃُ الدسوقی‘‘ میں ہے کہ:

وكذلك الجاموس صنف من البقر (حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، ج ۱ ،ص ۴۳۶،باب الزكاة)

ترجمہ: اور اسی طریقہ سے ’’جاموس‘‘ بقر کی قسم ہے (حاشیۃ الدسوقی)

’’شرح مختصر خلیل‘‘ کا حوالہ

فقہ مالکی کی کتاب ’’شرح مختصر خلیل‘‘ میں ہے کہ:

من البقر الجاموس (شرح مختصر خليل للخرشي، جب،ص ۴۱۹،باب الزكاة)

ترجمہ: ’’بقر‘‘ میں ’’جاموس‘‘ بھی داخل ہے (شرح مختصر خلیل)

’’منحُ الجلیل شرح مختصر خلیل‘‘ کا حوالہ

فقہ مالکی کی کتاب ’’شرح مختصر خلیل‘‘ کی شرح ’’منحُ الجلیل‘‘ میں ہے کہ:

ففی صحیح البخاری فی کتاب الذبائح ما یفید أن البقر تذبح وتنحر ، وفی ابن عبد السلام أن النبی (نحر عن أزواجه البقر)وروی (ذبح عن أزواجه البقر) ومنه الجاموس (منح الجلیل شرح مختصر خلیل، ج۵، ص ۱۱۸، باب الزکاۃ)

ترجمہ: پس صحیح بخاری کی ’’کتابُ الذبائح‘‘ سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ گائے کا ذبح اور نحر کیا جائے گا، اور ابنِ عبدالسلام میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کا نحر کیا، اور یہ بھی مروی ہے کہ اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کو ذبح کیا، اور ’’بقر‘‘ میں ’’جاموس‘‘ بھی داخل ہے (منح الجلیل)

اس قسم کی عبارات سے حنفیہ وشافعیہ کی طرح مالکیہ کے نزدیک بھی بھینس کی قربانی کا جواز اور دونوں کا ایک جنس میں سے ہونا معلوم ہوتا ہے۔

’’مطالبُ اولی النھیٰ‘‘ کا حوالہ

فقہ حنبلی کی کتاب ’’مطالبُ اولی النھیٰ‘‘ میں ہے کہ:

(البقر والجاموس) نوعا (جنس) واحد (مطالب اولی النھی فی شرح غایۃ المنتھی، ج۳ص ۱۶۱، کتاب البیع، باب الربا والصرف)

ترجمہ: بقر اور جاموس، الگ الگ نوع ہیں، جو جنسِ واحد میں داخل ہیں (مطالبُ اولی النھیٰ)

علامہ ابنِ تیمیہ کا حوالہ

شیخ الاسلام علامہ ابنِ تیمیہ (المتوفیٰ: 728ھ) فرماتے ہیں:

و"الجواميس": بمنزلة البقر حكى ابن المنذر فيه الإجماع

(مجموع الفتاویٰ، ج۲۵ ص۳۷، فصل فی زکاۃ الجوامیس)

ترجمہ: اور جوامیس (یعنی بھینسیں) بقرہ کے درجہ میں ہیں، ابنِ منذر نے اس پر اجماع کو نقل کیا ہے (مجموع الفتاویٰ)

امام احمد اور امام ابنِ منذر کے حوالہ سے بھینس، کی قربانی کے جواز میں اجماع ہونے اور اختلاف نہ ہونے کا ذکر پہلے نقل کیا جاچکا ہے، معلوم ہوا کہ حنفیہ، شافعیہ اور مالکیہ کی طرح حنابلہ، اور علامہ ابنِ تیمیہ کے نزدیک بھی بھینس کو گائے کا حکم حاصل ہے، اور بھینس کی قربانی جائز ہے اور دونوں ایک جنس کے تحت داخل ہیں۔

علامہ ابنِ حزم کا حوالہ

علامہ ابنِ حزم ظاہری (المتوفیٰ: 456ھ) فرماتے ہیں:

الجواميس صنف من البقر (المحلیٰ بالآثار، ج۴، ص۸۹، زکاۃ البقر)

ترجمہ: اور جوامیس (بھینسیں) بقرہ کی صنف سے تعلق رکھتی ہیں (المحلیٰ)

علامہ ابنِ حزم کا دوسرا حوالہ

علامہ ابنِ حزم ظاہری دوسری تالیف میں فرماتے ہیں:

الجواميس نوع من أنواع البقر، وقد جاء النص بإيجاب الزكاة فى البقر، والزكاة فى الجواميس، لانها بقر، واسم البقر يقع عليها. ولولا ذلك ما وجدت فيها زكاة (الاحکام فی اصول الاحکام، ج۷، ص۹۹۲)

ترجمہ: جوامیس (بھینسیں) بقرہ کی انواع سے تعلق رکھتی ہیں، اور نص بقر میں

زکاۃ واجب ہونے کے بارے میں وارد ہوا ہے، اور جوامیس میں زکاۃ، اس لیے ہے کہ وہ بقر ہی ہے، اور بقر کا نام اس پر واقع ہوتا ہے، اور اگر ایسا نہ ہوتا، تو جوامیس میں زکاۃ نہ پائی جاتی (الاحکام)

مطلب یہ ہے کہ زکاۃ واجب ہونے کے مسئلہ میں بھی بقرہ کا لفظ استعمال ہوا ہے، جاموس، یا جوامیس کا لفظ استعمال نہیں ہوا، لیکن زکاۃ کے بارے میں بقرہ کے لفظ سے جوامیس میں زکاۃ کو واجب قرار دیا گیا ہے، تو قربانی کا مسئلہ بھی یہی حکم رکھے گا۔

’’تفسیرُ الشعراوی‘‘ کا حوالہ

’’تفسیرُ الشعراوی‘‘ میں ہے کہ:

الأنعام :یراد بها الإبل والبقر، وألحق بالبقر الجاموس، ولم یذکر لأنه لم یکن موجودا بالبیئة العربیة (تفسیر الشعراوی، ج۱۶، ص ۹۹۹۲، سورة المؤمنون)

ترجمہ: ’’انعام‘‘ سے اونٹ اور بقر کو مراد لیا جایا کرتا ہے، اور بقر کے ساتھ جاموس بھی شامل ہے، اور قرآن میں اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ عرب کے ماحول میں جاموس موجود نہیں تھی (تفسیرُ الشعراوی)

جس طرح آج کل کی ولایتی گائے، عرب کے اس ماحول میں موجود نہیں تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابۂ کرام نے اس کی قربانی نہیں کی، لیکن اس کے باوجود اس کی قربانی جائز ہے اور دنیا بھر میں کی جاتی ہے، اسی طرح جاموس اور بھینس کا معاملہ بھی ہے، کیونکہ دونوں جگہ اصل علت ’’جنس کا متحد ہونا‘‘ ہے۔

’’مجموع فتاویٰ ورسائل للعثیمین‘‘ کا حوالہ

سعودی عرب کے فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین (المتوفی: 1421ھ) کے فتاویٰ میں

ایک سوال اور جواب درجِ ذیل طریقہ پر ہے:

س :سئل فضيلة الشيخ -رحمه الله :-يختلف الجاموس عن البقر فـي كثير من الصفات كاختلاف الماعز عن الضأن، وقد فصل الله فـي سـورـة الأنـعام بين الضأن والماعز، ولم يفصل بين الجاموس والبقر، فهل يدخل في ضمن الأزواج الثمانية فيجوز الأضحية بها أم لا يجوز؟

فـأجاب بقوله :الـجـامـوس نوع من البقر، والله عز وجل ذكر في القرآن المعروف عند العرب الذين يحرمون ما يريدون، ويبيحون مـا يـريـدون، والـجـامـوس ليس معروفا عند العرب (مـجـموع فتاوى ورسائل فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين، ج۲۵،ص ۳۴،الهدى والأضحية)

ترجمہ: سوال:فضیلۃ الشیخ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ جاموس، بقر سے بہت سی صفات میں مختلف ہے، جیسا کہ بکری، بھیڑ کے مقابلہ میں مختلف ہے، اور اللہ تعالیٰ نے سورہ انعام میں بھیڑ، اور بکری کی تفصیل بیان فرمائی ہے، لیکن جاموس اور بقر کی تفصیل بیان نہیں فرمائی، تو کیا جاموس آٹھ قسم کے جوڑوں کے ضمن میں داخل ہوگی، اور اس کی قربانی جائز ہوگی، یا جائز نہیں ہوگی؟

شیخ نے اس کا جواب دیا کہ جاموس، بقر کی نوع ہے (لہٰذا دونوں کی جنس ایک ہے) اور اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں عرب کے نزدیک مشہور ان لوگوں کا ذکر کیا ہے، جن جانوروں کو وہ چاہتے تھے، ان کو حرام قرار دے دیتے تھے، اور جن جانوروں کو وہ چاہتے تھے، حلال قرار دے دیتے تھے، اور جاموس، عرب کے نزدیک مشہور نہیں تھا (اس لیے اس کا الگ سے ذکر نہیں کیا گیا) (مجموع فتاویٰ ورسائل)

اس کے علاوہ بھی سعودی عرب کے بہت سے علماء کے حوالہ جات اور تصریحات موجود ہیں۔
معلوم ہوا کہ سعودی عرب کے علماء بھی بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیتے ہیں۔
مذکورہ محدثین، اور مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے فقہاء واہلِ علم حضرات نے مندرجہ بالا عبارات میں جو حکم بیان فرمایا، وہ عرف ولغت کے عین مطابق بیان فرمایا، جس کی تائید میں چند اہلِ لغات کی عبارات وحوالہ جات بھی ملاحظہ فرمالیے جائیں۔

''المحکم والمحیط الاعظم'' کا حوالہ

ابوالحسن ابنِ سیدہ مرسی (المتوفیٰ: 458ھ) اپنی لغت سے متعلق تالیف ''المحکم والمحیط الاعظم'' میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس :نوع من البقر (المحكم والمحيط الأعظم، ج۷، ص ۲۸۳، مقلوبه : ج م س)

ترجمہ: اور ''جاموس'' بقر کی قسم ہے (المحکم والمحیط الاعظم)

''لسانُ العرب'' کا حوالہ

عربی لغت کی مشہور کتاب ''لسانُ العرب'' میں ہے کہ:

والجاموس :نوع من البقر، دخيل، وجمعه جواميس، فارسی معرب (لسان العرب، لابن منظور، ج ٦، ص ٤٣، فصل الجيم)

ترجمہ: اور جاموس، بقر کی قسم ہے، یہ لفظ عربی میں داخل کیا گیا ہے، جس کی جمع جوامیس آتی ہے، یہ فارسی کا لفظ ہے، جس کو عربی زبان میں لیا گیا ہے (لسان العرب)

''تاجُ العروس'' کا حوالہ

عربی لغت کی مشہور کتاب ’’تاجُ العروس ‘‘میں ہے کہ:

الجاموس :نوع من البقر، م، معروف، معرب کاومیش، وھی فارسیة، ج الجوامیس، وقد تکلمت به العرب (تاج العروس من جواهر القاموس،للزَّبیدی، ج۱۵،ص۵۱۳،مادة’’جمس‘‘)

ترجمہ: اور جاموس، بقر کی قسم ہے، جو کہ معروف ہے، اس کو’’ گاومیش‘‘ سے عربی بنایا گیا ہے،اور یہ دراصل فارسی زبان کا لفظ ہے،جس کی جمع جوامیس آتی ہے،اور اہلِ عرب نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے(تاج العروس)

’’المصباحُ المنیر ‘‘ کا حوالہ

ابوالعباس احمد بن محمد حموی (المتوفیٰ :770ھ) عربی لغت کی مشہور کتاب’’المصباحُ المنیر ‘‘میں فرماتے ہیں کہ:

والجاموس نوع من البقر کأنه مشتق من ذلک لأنه لیس فیه لین البقر فی استعماله فی الحرث والزرع والدیاسة، وفی التهذیب الجاموس دخیل والجمع جوامیس (المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، ج۱،ص۱۰۸،الجیم مع المیم وما یثلثهما)

ترجمہ: اور جاموس، بقر کی قسم ہے، گویا کہ یہ بقر سے ہی مشتق ہے، کیونکہ وہ کھیتی باڑی، اور دوہنے کے لیے استعمال میں ،بقر جیسا آسان نہیں ہے، اور ’’التھذیب ‘‘میں ہے کہ جاموس عربی زبان میں داخل کیا ہوا لفظ ہے،جس کی جمع جوامیس آتی ہے(المصباح المنیر)

مطلب یہ ہے کہ کھیتی باڑی کے کام میں جس سہولت کے ساتھ’’بقرہ‘‘ کا نر و مادہ استعمال ہوتا ہے،اس طرح بھینس کا نر و مادہ استعمال نہیں ہوتا، کیونکہ اس کا جسم کچھ بھاری ہوتا ہے۔

لیکن دونوں کے خواص ومنافع تھوڑے بہت فرق کے ساتھ مشترک ہیں، اور جاموس، بقر سے ہی مشتق، اوراس کی نوع ہے۔

’’المعجمُ الوسیط‘‘ کا حوالہ

ایک اورعربی لغت کی مشہور کتاب ’’المعجمُ الوسیط‘‘ میں ہے کہ:

(الجاموس) حیوان أهلی من جنس البقر(المعجم الوسیط، ج ۱، ص ۱۳۴، باب الجیم)

ترجمہ: جاموس، پالتو جانور ہے، جو بقر کی جنس سے تعلق رکھتا ہے (المعجم الوسیط)

’’المغرب‘‘ کا حوالہ

ابوالفتح ناصر بن عبدالسید خوارزمی مطرزی (المتوفیٰ: 610ھ) عربی فقہی مشہور لغت کی کتاب ’’المغرب‘‘ میں فرماتے ہیں کہ:

(والجاموس) نوع من البقر(المغرب، ص ۸۹، الجیم مع المیم)

ترجمہ: اور جاموس، بقر کی نوع سے تعلق رکھتی ہے (المغرب)

’’التلخیص فی معرفة اسماء الاشیاء‘‘ کا حوالہ

’’التلخیص فی معرفة اسماء الاشیاء‘‘ میں ہے کہ:

والجاموسُ فارسیٌّ معرَّبٌ .وقدْ تکلَّمتْ بهِ العربُ (التَّلخِیص فی مَعرفَةِ أسمَاءِ الأشیاء، ص ۳۷۰)

ترجمہ: اور جاموس، فارسی زبان سے عربی میں لایا ہوا لفظ ہے، اور اہلِ عرب نے اس لفظ کو استعمال کیا ہے (اس لیے معرب ہے) (التلخیص فی معرفۃ اسماء الاشیاء)

''معجمُ اللغة العربية المعاصرة'' کا حوالہ

''معجمُ اللغة العربية المعاصرة'' میں ہے کہ:

بقرة (مفرد) :ج بقرات وبقر، جج أبقار وأبقر :(حن) واحدة البقر، وهو جنس حيوانات من ذوات الظلف، من فصيلة البقريات، ويشمل البقر والجاموس، ويطلق على الذكر والأنثى(معجم اللغة العربية المعاصرة، ج ۱، ص ۲۳۰، مادة"ب ق ر")

ترجمہ: ''بقرۃ'' مفرد ہے، جس کی جمع ''بقرات'' اور ''بقر'' ہے، اس کی جمع الجمع ''ابقار'' اور ''ابقر'' ہے، اور ''بقر'' کھر وں والے جانور کی جنس ہے، جو بقریات کی فصل سے تعلق رکھتی ہے، اور یہ بقر اور جاموس دونوں کو شامل ہے، اور اس کا نَر اور مادہ دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے (معجم اللغة العربية المعاصرة)

''معجم متن اللغة'' کا حوالہ

احمد رضا صاحب ''معجم متن اللغة'' میں فرماتے ہیں کہ:

الجاموس :نوع من البقر "معرب كاوميش (معجم متن اللغة، ج ۱، ص ۵۶۷، لأحمد رضا، عضو المجمع العلمي العربي بدمشق)

ترجمہ: ''جاموس'' بقر کی نوع سے تعلق رکھتی ہے، اس کو (فارسی کے لفظ) ''گاومیش'' سے عربی بنایا گیا ہے (معجم متن اللغة)

''قاموس عربی فرنسی انجلیزی'' کا حوالہ

''قاموس عربی فرنسی انجلیزی'' میں ہے کہ:

جامُوس: -حَيَوَان أَهْلِيّ مِن جِنْس الْبَقَر يُرَبَّى لِدَرّ اللَّبَن وَالْحَرْث،

ترجمة فرنسية buffle -:(قاموس عربی -فرنسی -إنجلیزی، ج٣،ص ٣٣٩)

ترجمہ: ’’جاموس‘‘ پالتو جانور ہے، جس کا ’’بقر‘‘ کی جنس سے تعلق ہے، اس کو دودھ اور کھیتی کے لیے پالا جاتا ہے، اور اس کو فرانسی زبان میں ’’**Buffle**‘‘ کہا جاتا ہے(قاموس عربی فرنسی انجلیزی)

’’موسوعةُ الطیر والحیوان‘‘ کا حوالہ

عبداللطیف عاشور فرماتے ہیں کہ:

البقر :جنس من فصيلة البقريات، يشمل الثور والجاموس، ويطلق على الذكر والأنثى(موسوعة الطیر والحیوان فی الحدیث النبوی،ص ١٠٦،باب الباء)

ترجمہ: بقر، دراصل بقریات کے قبیل سے تعلق رکھتی ہے، جو بیل، اور بھینس دونوں کو شامل ہے، اور نَر و مادہ دونوں پر اس کا اطلاق کیا جاتا ہے(موسوعۃ الطیر)

مذکورہ اصحابِ فن، اصحابِ لغت نے ’’بقر‘‘ کو اسمِ جنس کا نام دے کر جاموس کو اس کی نوع قرار دیا ہے، اور اس کے معرب ہونے کی بھی تصریح کر دی ہے، اس مکمل وضاحت وصراحت کے ہوتے ہوئے، ان کی طرف تساہل وغیرہ کی نسبت کرنا، درست نہ ہوگا۔

علامہ عبیداللہ مبارکپوری کا حوالہ

اہلِ حدیث مسلک سے تعلق رکھنے والے مشہور عالم، علامہ عبیداللہ مبارکپوری ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

’’صورتِ مسئولہ میں اگر اس بھینس کی اندرونی سینگ بالکل صحیح، سالم، پوری کی پوری موجود تھی، اور صرف خول کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا تھا، تو قربانی جائز ہوگی‘‘

(فتاویٰ شیخُ الحدیث مبارکپوری، جمع وترتیب: فواز عبدالعزیز، ج:٢،ص:٤٠٢، مطبوعہ: دارالابلاغ، لاہور)

علامہ مبارکپوری صاحب نے مذکورہ فتوے میں بلاتردد بھینس کی قربانی کو جائز قرار دیا ہے، اور بھینس کی قربانی پرانہوں نے کوئی شبہ نہیں کیا، نہ اس کو خلافِ احتیاط وغیرہ قرار دیا۔

''مرعاةُ المفاتیح'' کا حوالہ

علامہ مبارکپوری موصوف مذکور اپنی تالیف ''مرعاةُ المفاتيح'' میں فرماتے ہیں:

وأما الجاموس فمذهب الحنفية وغيرهم جواز التضحية به، قالوا : لأن الجاموس نوع من البقر، ويؤيد ذلك أن الجاموس فى الزكاة كالبقرة، فيكون فى الأضحية أيضا مثلها، ويذكرون فى ذلك حديثا صريحا أورده المناوى فى كنوز الحقائق بلفظ :الجاموس فى الأضحية عن سبعة، وعزاه الديلمى فى مسند الفردوس.

والأمر عندى ليس واضحا كما زعموا.

فإنهم قد اعترفوا بأن الجاموس فى ما يتعارف الناس نوع آخر غير البقر لما بينهما من الاختلاف العظيم فى الظاهر والمخبر، ولذلك صرحوا بأن من حلف أن لا يأكل لحم البقر فأكل لحم الجاموس لا يكون حانثا، وإن حلف بالطلاق لم تطلق زوجته بأكل لحم الجاموس.

وأما ما ينسب إلى بعض أهل اللغة أنه قال :إن الجاموس نوع أو ضرب من البقر، فالظاهر أنه وقع منه التساهل فى ذلك.

والأصل فيه أن يقال :الجاموس كالبقرة أو بمنزلة البقرة كما روى ابن أبى شيبة عن الحسن أنه قال :الجاموس بمنزلة البقر، وعلى هذا فليس الجاموس من البقر.

ولعلـه لـمـا رأى الـفـقهـاء مـالـكا والحسن وعمر بن عبد العزيز وأبـايوسف وابن مهدى ونحوهم أنهم جعلوا الجاموس فى الزكاة كـالبقـر فهـم مـن ذلک أن الـجـاموس ضرب من البقر، فعبر عن ذلک بأنه نوع منه.

ولا يـلـزم مـن كـون الـجـامـوس فـى الـزكاة كالبقر أن يكون فى الأضحية مثلها، كما لا يخفى .

وأما الحديث المذكور فليس مما يعرج عليه لما لا يعرف حاله.

والأحـوط عـنـدى أن يـقتـصـر الـرجـل فى الأضحية على ما ثبت بـالسـنة الصحيحة عملا وقولا وتقريرا، ولا يلتفت إلى ما لم ينقل عن النبى -صلى الله عليه وسلم- ولا الصحابة والتابعين -رضى الله عنهم .

ومـن اطـمأن قلبه بما ذكره القائلون باستنان التضحية بالجاموس ذهب مذهبهم ولا لوم عليه فى ذلک.

هــذا مـا عـنـدى والـلــه أعـلـم (مـرعـاة الـمـفـاتيح شرح مشكـاة المصابيح، ج۵، ص ۸۲، باب فى الأضحية)

ترجمہ: جہاں تک جاموس (یعنی بھینس) کا تعلق ہے، تو حنفیہ اور دوسرے حضرات (یعنی شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ) کا مذہب یہ ہے کہ بھینس کی قربانی جائز ہے، ان حضرات کا فرمانا ہے کہ بھینس دراصل ''بقرۃ'' (یعنی گائے) کی نوع سے تعلق رکھتی ہے، جس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ بھینس کو سائمہ جانوروں کی زکاۃ میں بقرۃ کا حکم دیا گیا ہے، پس قربانی میں بھی ایسا ہی حکم ہونا چاہیے۔

اوران حضرات نے اس بارے میں ایک صریح حدیث کو بھی ذکر کیا ہے، جس کو مناوی نے’’کنوز الحقائق ‘‘میں نقل کیا ہے کہ’’ جاموس کی قربانی، سات افراد کی طرف سے جائز ہے‘‘اور دیلمی نے اس حدیث کومسند فردوس کی طرف منسوب کیا ہے۔

لیکن میرے نزدیک یہ معاملہ واضح نہیں، جیسا کہ ان حضرات نے گمان کیا ہے۔

کیونکہ ان حضرات نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ بھینس کولوگ،عرف میں بقرۃ سے الگ نوع سمجھتے ہیں، کیونکہ ان کے مابین اس کے ظاہر میں،اور خبر دینے والے میں شدید اختلاف ہے،اسی وجہ سے ان حضرات نے تصریح کی ہے کہ جس نے یہ قسم کھائی کہ وہ بقرہ کا گوشت نہیں کھائے گا، پھر اس نے بھینس کا گوشت کھا لیا،تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی،اور اگر اس نے بیوی کی طلاق کی قسم کھائی،تو بھینس کا گوشت کھانے سے اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔

اور جو بعض اہلِ لغت کی طرف جو یہ بات منسوب کی جاتی ہے کہ بھینس، بقرہ کی نوع ہے، یا بقر کی قسم ہے،تو بظاہر یہ تساہل واقع ہوا ہے۔

اور اصل یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ بھینس، بقرہ کی طرح، یا بقرہ کے درجہ میں ہے، جیسا کہ ابن ابی شیبہ نے حضرت حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ بھینس، بقرہ کے درجہ میں ہے،لیکن اس کی رو سے، بھینس، بقرہ میں سے نہیں ہوگی۔

اور شاید جب فقہاء نے امام مالک اور حسن،اور عمر بن عبدالعزیز،اور ابو یوسف، اور ابن مہدی، اور دوسرے حضرات کو دیکھا کہ انہوں نے سائمہ جانوروں کی زکاۃ میں بھینس کو، بقرہ کی طرح قرار دے دیا،تو انہوں نے اس کو بقرہ کی نوع ہونے سے تعبیر کر دیا۔

لیکن بھینس کے زکاۃ کے باب میں بقرہ کی طرح ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ قربانی میں بھی بقرہ کی طرح ہو، جیسا کہ مخفی نہیں۔

جہاں تک مذکورہ حدیث کا تعلق ہے، تو اس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اس کی حالت کا علم نہیں۔

البتہ جس شخص کا دل بھینس کی قربانی کو سنت قرار دینے والوں کے قول پر مطمئن ہو، اور وہ ان کے مذہب پر عمل کرلے، تو اس کے عمل پر ملامت نہیں کی جاسکتی۔

اور میرے نزدیک زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ آدمی قربانی میں اس چیز پر اکتفاء کرے، جس کا ثبوت ''سنتِ صحیحہ سے''عملی، قولی اور تقریری طور پر ثابت ہے، اور اس کی طرف التفات نہ کیا جائے، جو نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو، نہ صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے منقول ہو۔

میرے نزدیک یہی حکم ہے، اور اللہ زیادہ جانتا ہے (مرعاۃ المفاتیح)

علامہ مبارکپوری کا اس سے پہلے ذکر شدہ فتویٰ بھینس کی قربانی کے جواز کا ہے، اور مذکورہ عبارت سے بھی عدمِ جواز کا ثبوت نہیں ہوتا، بلکہ جواز کا ثبوت ہوتا ہے۔

تاہم علامہ مبارکپوری نے مذکورہ عبارت میں بھینس کی قربانی کے متعلق جو شبہ ذکر کیا ہے، اس طرح کے شبہات کو لے کر آج کل بعض لوگ بھینس کی قربانی میں تردد وتامل کا اظہار کرتے ہیں، اور بعض تو صاف طور پر اس کی قربانی کے جائز ہونے کا ہی انکار کر بیٹھتے ہیں، حالانکہ اس طرح کے شبہات کے کئی اہلِ علم حضرات نے شافی جوابات بیان فرمادیئے ہیں، جن میں بہت سے اہلِ حدیث سلسلہ کے اہلِ علم بھی شامل ہیں، اور خود علامہ مبارکپوری اپنے فتوے میں بھینس کی قربانی کو جائز قرار دے چکے ہیں، جیسا کہ پہلے گزرا۔

ایسی صورت میں علامہ مبارکپوری کی مذکورہ بالا عبارت کو دلیل بنا کر بھینس کی قربانی کے جائز ہونے میں رخنہ ڈالنا درست نہیں۔

یہ کہنا درست نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے بھینس کی قربانی نہیں کی، لہٰذا اس کی قربانی سے اجتناب کرنے میں احتیاط ہے۔

یہ بات معلوم ہو چکی کہ بھینس، دراصل بقرہ، یعنی گائے کی جنس سے ہی تعلق رکھتی ہے، لہٰذا قرآن وسنت کی جو نصوص بقرہ کی حلت اور اس کی قربانی کے جواز پر دلالت کرتی ہیں، وہی نصوص بھینس کی حلت اور اس کی قربانی کے جواز پر بھی دلالت کرتی ہیں۔

اس لیے جاموس کے الفاظ سے کسی نص کی ضرورت نہیں، بالخصوص جبکہ بنیادی طور پر یہ فارسی کا لفظ تھا، جس کو عربی بنایا گیا ہے، ایسی صورت میں عربی نصوص میں ذکر کے متلاشی ہونے کے کیا معنیٰ؟

اور جنس متحد ہونے کی وجہ سے حدیثِ جاموس کا ضعیف، یا غیر معتبر ہونا بھی مضر نہیں۔

اور اہلِ لغت کی طرف تساہل کی نسبت بھی خلافِ واقعہ ہے، کیونکہ تمام اہلِ لغت بیک زبان جس بات پر متفق ہوں، اس کو بغیر کسی دلیل کے تساہل سے تعبیر کرنا درست نہیں۔

پھر یہ احتیاط صرف گائے کی ایک مخصوص نوع ''بھینس'' ہی کے بارے میں کیوں ملحوظ رکھی جائے؟ گائے کی جو نسلیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے قربانی میں ذبح کیں، صرف ان کے ہی سنت ہونے پر اکتفاء کیا جائے، اور دوسری نسلوں کی طرف التفات نہ کیا جائے۔

کیا بھینس کے علاوہ موجودہ دور میں پائے جانے والی گائے کی تمام نسلیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے قربانی میں ذبح کی تھیں؟ اس طرح تو دیسی، ولائتی، فارسی، افریقی، تمام قسم کی گائے کی قربانی سے اجتناب کرنا ہوگا، اور اسی طرح بھیڑ و بکری اور اونٹ کا بھی معاملہ ہو گا۔ پھر ہر شخص قربانی کے لیے عربی گائے، عربی اونٹ، عربی بھیڑ اور عربی بکرا کہاں سے لائے گا؟ اور اگر کوئی عربی نسل کا جانور تلاش بھی کر لے، تو اس کو پھر یہ تحقیق کرنا پڑے گی کہ یہ بعینہٖ اسی نسل سے تعلق رکھتا ہے، جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے قربانی کی تھی، یا بعد میں پیدا ہونے والی کوئی نسل ہے؟

اس کے علاوہ یہ احتیاط والی بات اس لیے بھی عجیب ہے کہ اگر بھینس، گائے میں داخل نہیں، تو اس کی قربانی سرے سے جائز ہی نہیں، اور اگر یہ گائے میں داخل ہے، تو اس کی قربانی بالکل جائز ہے، اس میں کوئی درمیانی راستہ نہیں۔

پس جب بھینس، دراصل گائے کی ایک نوع ہے، تو اس کی قربانی بالکل جائز ہے، اور اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ درست نہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ بعض فقہاء نے قسم وغیرہ کے مسائل میں بھینس کو بقرۃ سے الگ شمار کیا ہے، تو اس کا جواب خود اُن فقہاء کی عبارات میں موجود ہے۔

کیونکہ اولاً تو یہ بعض حضرات کا قول ہے، جبکہ بعض حضرات، قسم کے باب میں بھی دونوں کو ایک شمار کرتے ہیں، اور بعض حضرات نے یہ صراحت کی ہے کہ یہ حکم اُن علاقوں میں ہے، جہاں کے عرفِ عام میں بقر، کا لفظ بھینس کو شامل نہ ہو، اور قسم کا مدار عرف پر ہوا کرتا ہے۔

لیکن زکاۃ اور قربانی کے باب میں ان حضرات کا اتفاق ہے کہ دونوں کا حکم یکساں ہے۔

پھر ان حضرات کی ایک بات کو لینے اور دوسری بات کو رَد کرنے کے کوئی معنیٰ نہیں، ورنہ تو زکاۃ کے باب میں بھی ان حضرات سے اختلاف کر کے عدمِ وجوبِ زکاۃ کا حکم لگانا چاہیے۔

کیونکہ مرفوع حدیث میں جاموس اور بھینس کی زکاۃ کی تصریح دستیاب نہیں۔[1]

فقہ حنفی سے تعلق رکھنے والی کتاب ’’بدایۃ المبتدی‘‘ کی شرح ’’الھدایۃ‘‘ میں ہے کہ:

"والجواميس والبقر سواء ،لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه إلا أن أوهام الناس لا تسبق إليه فی ديارنا لقلته فلذلک لا يحنث به فی يمينه لا يأكل لحم بقر والله أعلم(الهداية فی شرح

---

[1] ولو حلف لا يأكل لحم البقر فأكل لحم الجواميس لا يحنث لأن أوهام الناس لا تنصرف إليه عند ذكر البقر والأيمان محمولة على معانی كلام الناس وجمعه فی باب الزكاة لا يدل على أنه من نوعه فی باب اليمين فصار فی الزكاة كالعنز يضم إلى الضأن والكبش إلى النعاج(تاريخ بغداد، ج ۲۲،ص ۴۲،باب ما جاء من المسائل اللغوية)

بدایة المبتدی، ج ا ص ۹۸، کتاب الزکاة، فصل فی البقر)

ترجمہ: اور جوامیس اور بقر برابر ہیں، کیونکہ بقر کا نام، ان دونوں کو شامل ہے، پس جوامیس، بقر ہی کی نوع ہے، تاہم لوگوں کے اذہان، ہمارے علاقوں میں اس کی طرف سبقت نہیں کرتے، اس کے قلیل ہونے کی وجہ سے، تو اس وجہ سے وہ شخص جس نے یہ قسم کھائی کہ وہ بقر کا گوشت نہیں کھائے گا، تو وہ جوامیس کا گوشت کھانے سے اپنی قسم میں حانث نہیں ہوگا، واللہ أعلم (الہدایۃ)

علامہ عینی حنفی نے ’’الھدایة‘‘ کی شرح میں فرمایا کہ:

’’جاموس‘‘ کا لفظ معرب ہے، اور اس کا ’’بقر‘‘ کی انواع سے تعلق ہے، اور ’’بقر‘‘ کے نام کا ان دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے، لیکن جاموس، خاص ہے، اور ’’المحیط‘‘ میں ہے کہ جاموس، بقر کی طرح ہے، البتہ ہمارے علاقوں میں ’’بقر‘‘ کے الفاظ سے ذہن، جاموس کی طرف سبقت نہیں کرتا، اور قسم کا دارومدار عرف پر ہوا کرتا ہے، اس لیے مذکورہ عرف کی صورت میں اگر کسی نے ’’بقر‘‘ کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی، تو وہ جاموس کا گوشت کھانے سے حانث نہیں ہوگا‘‘۔انتہٰی۔[1]

---

[1] م:(الجواميس والبقر سواء)ش:يعني في وجوب الزكاة، في كل واحد منهما، وفي ضم أحدهما إلى الآخر ليكمل النصاب، والجواميس جمع جاموس، وهو معرب : كوميس، وهو نوع من أنواع البقر، واسم البقر يطلق عليهما، إلا أن الجاموس أخص.

وفي "المحيط :"والجاموس كالبقر إلا أنه بقر حقيقة حتى لو حلف أنه لا يشتري بقرا يحنث بشراء الجاموس، وأنكروا على القدوري في قوله -والجواميس والبقر سواء -فجعلهما نوعين للبقر، فكيف يكون أحد نوعي البقر، ثم صوابه -والجواميس والعراب سواء .

م:(لأن اسم البقر يتناولهما إذ هو نوع منه)ش:أي الجاموس نوع لصحة إطلاق اسم البقر عليهما م:(إلا أن أوهام الناس لا تسبق إليه)ش:يعني إلى الجاموس في ذكر البقر م:(في ديارنا)ش:هي إقليم مرغينان من العجم م:(لقلته)ش:أي لقلة الجواميس م:(فلذلك لا يحنث به)ش:أي يأكل لحم الجاموس م:(في يمينه لا يأكل لحم بقر)ش:لعدم العرف؛ لأن مبنى اليمين على العرف حتى لو تكرر في موضع ينبغي أن يحنث كذا في المبسوط(البناية شرح الهداية، ج۳،ص ۳۲۹،باب صدقة السوائم)

فقہ حنفی کی بعض دوسری کتب میں بھی اس پر کلام کیا گیا ہے، اور مذکورہ شبہ کا معقول جواب دیا گیا ہے۔[1]

جبکہ اس سلسلہ میں بعض عبارات پہلے ذکر کی جا چکی ہیں۔

علاوہ ازیں قسم کا اسی طرح کا مسئلہ تو فقہائے کرام نے اس شخص کے بارے میں بھی بیان فرمایا

---

[1] ولا يرد عليه ما إذا حلف لا يأكل لحم البقر فأكله فإنه لا يحنث كما فى الهداية؛ لأن أوهام الناس لا تسبق إليه فى ديارنا لقلته، وفى فتاوى قاضى خان من فصل الأكل من الأيمان قال بعضهم لو حلف لا يأكل لحم البقر فأكل لحم الجاموس حنث، ولو حلف أن لا يأكل لحم الجاموس فأكل لحم البقر لا يحنث، وهذا أصح، وينبغى أن لا يحنث فى الفصلين للعرف اهـ.

فعلى هذا التصحيح كان التشبيه فى قوله كالجاموس عاما فى الأيمان أيضا ويوافقه ما فى المحيط والجواميس بمنزلة البقر؛ ولهذا لو حلف لا يشترى بقرا فاشترى جاموسا يحنث بخلاف البقر الوحشى؛ لأنه ملحق بخلاف الجنس كالحمار الوحشى

وإن ألفت فيما بيننا لا يلتحق بالأهلى حكما حتى يبقى حلال الأكل فكذا البقر الوحشى .اهـ.

والحق ما فى الهداية، وفى التبيين وقوله والجاموس كالبقر ليس بجيد لأنه يوهم أنه ليس ببقر اهـ.

وجوابه أنه لما كان فى العرف ليس ببقر كان ذلك كافيا فى التغاير المقتضى لصحة التشبيه، وعبارة الولوالجى أحسن، وهى والجواميس من البقر؛ لأنها نوع منه والله أعلم بالصواب وإليه المرجع والمآب(البحر الرائق شرح كنز الدقائق، ج٢، ص٢٣٢، كتاب الزكاة، باب صدقة البقر)

(والجواميس كالبقر) وفيه إيهام إلى أن الجاموس غير البقر وهو نوع منه وفى ذكره بصيغة الجمع عدول عن الأصل بلا فائدة ولا يرد عليه ما إذا حلف لا يأكل لحم بقر فأكل الجاموس لا يحنث كما قاله صاحب الهداية معللا له بأن أوهام الناس لا تسبق إليه فى ديارنا لقلته وإلا فإنه يحنث كما فى المحيط(مجمع الانهر، ج ا ص ١٩٩، كتاب الزكاة، فصل زكاة البقر)

(قوله؛ لأن حكمها واحد) أى فى الزكاة لا الأيمان على ما سنذكره (قوله :حتى قالوا إن البقر يتناولهما) فيه إيهام أن الجاموس غير البقر وهو نوع منه ولا يرد عليه ما إذا حلف لا يأكل لحم البقر فأكل الجاموس لا يحنث على ما قاله صاحب الهداية معللا له بأن أوهام الناس لا تسبق إليه فى ديارنا لقلته اهـ.

وقال الكاكى حتى لو كثر فى موضع ينبغى أن يحنث كذا فى مبسوط فخر الإسلام اهـ.

وفى فتاوى قاضى خان من الأيمان قال بعضهم لو حلف لا يأكل لحم البقر فأكل لحم الجاموس يحنث ولو حلف لا يأكل لحم الجاموس فأكل لحم البقر لا يحنث وهذا أصح وينبغى أن لا يحنث فى الحالين للعرف اهـ.

وفى الجوهرة حلف لا يشترى البقر لا يتناول الجواميس، وإن حلف لا يشترى بقرا يتناولها فيحنث بشرائها؛ لأن الألف واللام للمعهود اهـ.(حاشية الشرنبلالى، علىٰ درر الحكام شرح غرر الأحكام، ج ١، ص ١٧٦، كتاب الزكاة، باب صدقة السوائم)

ہے، جو بکری، یا دنبہ کا گوشت نہ کھانے کی قسم اٹھائے، اور پھر وہ بھیڑ کا گوشت کھالے، حالانکہ زکاۃ، اور قربانی میں یہ بھی ایک ہی جنس ہیں۔ ۱؎

۱؎ (والجواميس والبقر سواء) يعنى فى الزكاة والأضحية واعتبار الربا أما فى الأيمان إذا حلف لا يأكل لحم البقر لم يحنث بالجاموس لعدم العرف وقلته فى بلادنا فلم يتناوله اليمين حتى لو كثر فى موضع ينبغى أن يحنث كذا فى النهاية ولو حلف لا يشترى البقر لا يتناول الجواميس وإن حلف لا يشترى بقرا تناولها فيحنث بشرائها لأن الألف واللام للمعهود.....

(قوله والضأن والمعز سواء) يعنى فى وجوب الزكاة واعتبار الربا وجواز الأضحية أما لو حلف لا يأكل لحم الضأن فأكل لحم المعز لا يحنث (الجوهرة النيرة على مختصر القدورى، ج ۱ ص ۱۱۸، كتاب الزكاة، باب صدقة البقر)

رجل حلف أن لا يأكل لحم البقر فأكل لحم الجاموس أو حلف أن لا يأكل لحم الجاموس فأكل لحم البقر قال بعضهم يكون حانثاً وقال بعضهم إن حلف أن لا يأكل لحم البقر فأكل لحم الجاموس حنث وإن حلف أن لا يأكل لحم الجاموس فأكل لحم البقر لا يحنث وهذا أصح من الاول قال المصنف رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى ينبغى أن لا يحنث فى الفصلين جميعاً لأن الناس يفرقون بينهما وهو كما لو حلف أن لا يأكل لحم الشاة فأكل لحم المعز (فتاوىٰ قاضيخان، ج ۲، ص ۱۳، كتاب الايمان)

(والمعز) جمع ماعز كتجر جمع تاجر ذات الشعر اسم للأنثى ويقال للذكر :تيس (كالضأن) جمع ضائن كركب جمع راكب من ذوات الصوف اسم لذكر ويقال للأنثى نعجة وكان كذلك لأن النص ورد باسم الشاة والغنم وهو شامل لهما والمراد كالضأن فى تكميل النصاب وكذا فى الأضحية والربا لا فى أداء الواجب كما فى (الفتح) والإيمان حتى لا يحنث بأكل المعز فيما إذا حلف لا يأكل لحم الضأن لما مر (النهر الفائق شرح كنز الدقائق، ج ۱، ص ۴۲۶، كتاب الزكاة، باب صدقة السوائم، فصل فى الغنم)

وفى (الذخيرة) لا يأكل لحم شاة لا يحنث بلحم العنز مصريا كان أو قرويا، قال الشهيد :وعليه الفتوى ولو حلف لا يأكل لحم بقرة فأكل لحم الجاموس يحنث لا فى عكسه لأنه نوع لا يتناول الأعم، وفى (الخانية) ينبغى أن لا يحنث فى الفصلين لأن الناس يفرقون بينهما ويؤيده ما فى (التتارخانية) لا يأكل لحم بقر فأكل لحم جاموس لا يحنث ذكره فى (الجامع) (النهر الفائق شرح كنز الدقائق، ج۳، ص ۸۹، كتاب الايمان، باب اليمين فى الأكل والشرب واللبس)

(قوله ولا يعم البقر الجاموس) أى فلو حلف لا يأكل لحم البقر لا يحنث بأكل الجاموس، كعكسه لأن الناس يفرقون بينهما، وقيل يحنث لأن البقر أعم والصحيح الأول كما فى النهر عن التتارخانية وفيه عن الذخيرة :لا يأكل لحم شاة لا يحنث بلحم العنز مصريا كان أو قرويا قال الشهيد وعليه الفتوى (رد المحتار على الدر المختار، ج۳، ص ۷۷۳، كتاب الايمان، باب اليمين فى الأكل والشرب واللبس والكلام)

حلف لا يأكل لحم شاة فأكل لحم عنز حنث، لأن اسم الشاة يتناول العنز وغيره .وذكر الفقيه أبو الليث أنه لا يحنث لأن العرف يفرق بينهما وهو المختار، وكذا لا يدخل لحم الجاموس فى يمين

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ممبئی، ہندوستان کی صوبائی جمعیت اہلِ حدیث کی طرف سے شائع شدہ رسالہ’’بھینس کی قربانی، ایک علمی وتحقیقی جائزہ‘‘ (جس کا تعارف آگے آتا ہے) میں علامہ مبارک پوری کے اس شبہ کا مدلل جواب تحریر کیا گیا ہے کہ فقہ حنفی کی بعض عبارات سے قسم کے باب میں بقرہ، اور جاموس میں فرق کیا گیا ہے، اس رسالہ کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) پہلی بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ متفق علیہ نہیں ہے، بلکہ فقہاء کی ایک جماعت نے اس کے برخلاف قسم کی مذکورہ صورتوں میں حانث ہونے، یعنی قسم ٹوٹنے کی صراحت فرمائی ہے......

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ جن علماء وفقہاء نے عدمِ حنث، یعنی قسم نہ ٹوٹنے کی بات کہی ہے، انہوں نے گائے، اور بھینس میں مغایرت نہیں، بلکہ مجانست ثابت کرتے ہوئے، محض قسم کے باب میں عرف وعادت کے اعتبار سے کہی ہے......

(۳) قسم کا باب دیگر ابواب، مثلاً عبادات وغیرہ کے ابواب سے مختلف ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اہلِ علم نے گائے اور بھینس کے حکم کی یکسانیت کے باوجود قسم کے باب میں اس مسئلہ کی علیحدہ خصوصی وضاحت فرمائی ہے......

(۴) اصول وضوابط کی روشنی میں عرفِ صحیح کا شریعت میں اعتبار ہے۔

اور عرف پر مبنی احکام، اعراف کے تبدیل ہونے سے تبدیل ہوجاتے ہیں (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص۱۷۵، تا ۱۸۰، ملخص، ناشر: شعبہ نشرواشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث،

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

البقر(الاختیار لتعلیل المختار، ج۴، ص۶۸، کتاب الایمان، فصل الحلف علی الطعام)

ولو حلف لا یأکل لحم شاة فأکل لحم العنز قالوا وإن کان مصریا لا یحنث وإن کان قرویا یحنث لأن أهل القری لا یمیزون بین الشاة والعنز منه أیضا(حاشیة الشلبی، علیٰ تبیین الحقائق، ج۳، ص۱۲۸، کتاب الایمان، باب الیمین فی الأکل والشرب واللبس)

وفی المحیط :حلف لا یأکل لحم الشاة، فأکل لحم العنز، وهو الأنثی من المعز، لا یحنث .وقال أبو اللیث :یحنث سواء کان الحالف مصریا أو قرویا، وعلیه الفتوی .انتهی .وفیه نظر لا یخفی(شرح النقایة، ج۳، ص۲۸۹)

ممبئ، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

جمعیت اہلِ حدیث کا حوالہ

ممبئ، ہندوستان کی صوبائی جمعیت اہلِ حدیث کی طرف سے ایک مفصل ومدلل رسالہ ''بھینس کی قربانی، ایک علمی وتحقیقی جائزہ'' کے نام سے شائع ہوا ہے، جس کو ''ابوعبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی'' نے تالیف کیا ہے، اور اس کا ''پیشِ لفظ'' امیر صوبائی جمعیت اہلِ حدیث ممبئ، شیخ عبدالسلام سلفی نے تحریر کیا ہے۔

اس رسالہ میں تعصب وتحزب سے بالاتر ہوکر مفصل ومدلل انداز میں بھینس کی قربانی کے حلال اور جائز ہونے پر کلام کیا گیا ہے، اور اس سلسلہ میں پیش کیے جانے والے مختلف شبہات واعتراضات کا باحوالہ شافی جواب تحریر کیا گیا ہے، اور فقہائے کرام ومجتہدینِ عظام کے مقام واحترام کو ملحوظ رکھ کر ان کی عبارات سے استدلال کیا گیا ہے۔

اس رسالہ میں بارہ فصلیں قائم کرکے ان کے ضمن میں باحوالہ کلام کیا گیا ہے۔

چنانچہ پہلی فصل میں ''بهيمة الأنعام'' کے معنیٰ ومفہوم پر کلام کیا گیا ہے۔

دوسری فصل میں گائے اور بھینس کی حقیقت پر کلام کیا گیا ہے۔

تیسری فصل میں بھینس کی حلت اور قربانی پر کلام کیا گیا ہے۔

چوتھی فصل میں علمائے لغتِ عرب کی شہادت سے بھینس کا بقرہ کی جنس میں سے ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

پانچویں فصل میں علمائے فقہ، حدیث اور تفسیر کی شہادت پیش کی گئی ہے۔

چھٹی فصل میں بھینس کی قربانی کے جواز پر اہلِ علم کے اقوال کو نقل کیا گیا ہے۔

ساتویں فصل میں بھینس کی زکاۃ کو ثابت کیا گیا ہے۔

آٹھویں فصل میں بھینس اور گائے کے حکم کی یکسانیت پر اجماع کو نقل کیا گیا ہے۔

نویں فصل میں اسلامی تاریخ میں بھینس کے ذکر پر کلام کیا گیا ہے۔

دسویں فصل میں بھینس کی قربانی پر جواز سے متعلق علماء کے فتاویٰ کو نقل کیا گیا ہے۔

گیارہویں فصل میں بھینس کی قربانی سے متعلق بعض اشکالات وشبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔

اور بارہویں فصل میں اس کے عدمِ جواز کے بعض استدلالات کا سرسری جائزہ لیا گیا ہے۔

اس رسالہ میں ایک مقام پر متعدد حوالہ جات وعبارات ذکر کرنے کے بعد مذکور ہے کہ:

> ساری باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ گائے اور بھینس کی تعریف کرتے ہوئے اہلِ علم نے گائے کی تعریف میں بھینس کو شامل کیا ہے، اور بھینس کی تعریف میں بصراحت کہا ہے کہ وہ گائے کی جنس سے ہے، اوران تصریحات میں ان کا کوئی معارض ومخالف بھی نہیں ہے، لہٰذا اس سے دونوں کی یکسانیت اوراتحادِ جنس میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۷۰، دوسری فصل: گائے اور بھینس کی حقیقت، ناشر: شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

مطلب واضح ہے کہ بقرہ اور بھینس کے یکساں حکم اور ایک جنس ہونے میں شک وشبہ کرنا درست نہیں، پس جس طرح گائے کی قربانی پر شبہ نہیں کیا جاتا، اسی طرح بھینس کی قربانی پر بھی شبہ نہیں کرنا چاہیے۔

جمعیت اہلِ حدیث کا دوسرا حوالہ

جمعیت اہلِ حدیث کی طرف سے شائع شدہ مذکورہ رسالہ میں بھینس کی قربانی کے متعلق دو اقوال کے بعد تیسرا قول اس طرح ذکر کیا گیا ہے کہ:

> بھینس کی قربانی جائز ہے، کیونکہ وہ گائے ہی کی ایک نوع ہے، جو فارس وغیرہ عجمی علاقوں میں پائی جاتی تھی، لہٰذا وہ بھی ’’بھیمۃُ الانعام‘‘ میں داخل ہے، البتہ عہدِ

رسالت میں یہ نسل عرب، بالخصوص حجاز میں موجود ومتعارف نہ تھی، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے اس نوع کی قربانی کا ثبوت نہیں ملتا، جبکہ بعد میں عرب، گائے کی اس نوع ونسل سے متعارف ہوئے، اور علمائے لغتِ عرب، مفسرین، محدثین وشارحینِ حدیث اور فقہائے امت، بالخصوص ائمۂ اربعہ اور ان کے مسالک کے علماء نے اسے متفقہ طور پر گائے کی نوع قرار دیا، اور بعینہٖ گائے کے حکم کے مطابق اس کی قربانی کی، اس میں زکاۃ کو فرض رکھا، اور تاریخ کے ہر دور میں اسے بڑی تعداد میں پالا، بھینس کے گائے کی نوع ہونے اور دونوں کے حکم کی یکسانیت پر علمائے امت کا اجماع منقول ہے، لہٰذا بھینس کی قربانی جائز ہے۔

راجح: (مذکورہ) تینوں اقوال میں راجح قول یہ ہے کہ بھینس کی قربانی جائز ہے، جبکہ نتیجہ کے اعتبار سے احتیاط کے قول کا مدعا بھی جواز ہے، ورنہ اگر عدمِ جواز پر اطمینان اور شرح صدر ہو، تو عدمِ جواز کی تصریح سے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

سابقہ فصلوں کی تفصیلات سے یہ بات روشن ہے کہ بھینس فارسیُ النسل، یا عجمیُ النوع، گائے ہی کی ایک قسم ہے، تو بدیہی (اور واضح) طور پر بھینس کا ''**بهيمةُ الانعام**'' میں ہونا ثابت ہوگیا، اور قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عملاً گائے کی قربانی ثابت ہے، جیسا کہ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نسائه البقره" (صحيح البخارى، كتاب الحيض، باب كيف كان بدء الحيض، ۱/۶۶، حديث ۲۹۴، و۵۵۴۸، و۵۵۵۹، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث ۱۲۱۱)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی''

تو بھینس کی حلت کے ساتھ اس کی قربانی کے جواز میں کوئی شک باقی نہیں رہ گیا (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص۴۳، ۷۷، تیسری فصل: بھینس کی حلت اور قربانی کا حکم، ناشر: شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

مطلب یہ ہے کہ جس حدیث سے بقرہ کی قربانی ثابت ہے، وہی حدیث بھینس کی قربانی کی دلیل ہے۔

جمعیت اہلِ حدیث کا تیسرا حوالہ

جمعیت اہلِ حدیث کی طرف سے شائع شدہ مذکورہ رسالہ میں ’’علماءِ اہلِ حدیث برصغیر کے فتاویٰ‘‘ کا عنوان قائم کر کے ماضی قریب اور زمانۂ حال کے کئی اہلِ حدیث علماء کے فتاویٰ بھینس کی قربانی کے جواز کے متعلق نقل کیے گئے ہیں، جن میں علامہ ثناء اللہ امرتسری، میاں سید نذیر حسین دہلوی، شیخ الحدیث عبید اللہ رحمانی مبارکپوری، مولانا عبدالقادر حصاری، حافظ گوندلوی، علامہ عبدالجلیل سامرودی، فتاویٰ ستاریہ، علامہ نواب صدیق حسن خان، محمد رفیق اثری، فضیلۃ الشیخ امین اللہ پشاوری، علامہ محمد عبید اللہ عفیف، حافظ صلاح الدین یوسف، حافظ زبیر علی زئی، حافظ ابو یحییٰ نور پوری، حافظ نعیم الحق عبد الحق ملتانی، ابو عمر عبد العزیز نورستانی، جماعت غرباء اہلِ حدیث کراچی کے مفتی عبدالقادر اور مولانا ادریس سلفی، حافظ احمد اللہ فیصل آبادی کے فتاویٰ شامل ہیں۔

جمعیت اہلِ حدیث کی طرف سے شائع شدہ اس رسالہ میں اہلِ حدیث کے مشہور عالم مولانا عبدالقادر حصاری ساہیوال کے حوالہ سے مذکور ہے کہ:

مجھے ملکِ پنجاب کے دو فاضلوں اور محدثوں پر تعجب ہوا کہ بھینس کے بارے میں فقہاء کے مقابلہ میں بہت الجھے ہیں، ایک مولانا حافظ عبداللہ مرحوم روپڑی، اور

دوسرے حضرت مولانا عبید اللہ صاحب محدث مبارک پوری۔

دونوں بزرگوں نے مسئلہ زکاہ میں تو گایوں کے ساتھ بھینس کو شامل کرلیا، اور مسئلہ قربانی میں بھینس کو گائے سے الگ کردیا۔

بندہ راقمُ الحروف اپنے علم اور تحقیق پر تو ان دو بزرگ علاّ موں کے علم اور تحقیق کو ترجیح دے سکتا ہے، لیکن فقہائے سابقین کے مقابلہ میں نہیں دے سکتا کہ وہ علم وعمل وفقاہت میں ان سے فائق تھے، اور وہ اہلِ عرب تھے، اور یہ ہر دو محققین عجمی ہیں۔

مولانا عبید اللہ صاحب محدث مبارک پوری نے مشکاۃ کی شرح ''مرعاۃُ المفاتیح'' میں حنفیہ کا مذہب مدلل بیان فرما کر، پھر تنقید اور جرح شروع کردی، فرماتے ہیں ''والأمر لیس عندی واضح'' یعنی ''حنفیہ کا مسلک اور استدلال واضح نہیں ہے'' پھر تبصرہ یوں کرتے ہیں ''حنفیہ کو یہ اعتراف ہے کہ لوگوں کے عرفِ عام میں بھینس، گائے سے غیر جنس ہے کہ بظاہر دونوں کی شکل وصورت حلیہ میں اختلافِ عظیم ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ الزام، حنفیہ پر غلط ہے، اوپر کے بیان میں ہدایہ کے حوالہ سے یہ گزر چکا ہے کہ بھینس اور گائے کی ایک ہی جنس ہے، اور وہ حکم میں برابر ہے۔

باقی رہا مولانا کا یہ فرمان کہ گائے اور بھینس کے حلیہ اور شکل میں تفاوت ہے، سو یہ شبہ اہلِ حدیث کو بھی ہوسکتا ہے کہ بکری، بکرا، اور بھیڑ، دنبہ، چھترا سب کو کھڑا کر کے انصاف کرلیں کہ ان کے حلیہ اور شکل میں زمین، آسمان کا فرق ہے، اور شرعاً بھی فرق ہے کہ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ:

''الإجماع علی أنہ یجزئ الجذعة من الضأن ، وأنہ لایجزئ جذع من المعز''

یعنی ''اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ قربانی میں بھیڑ کا جذعہ کفایت کر جائے گا، اور بکری کا جذعہ کفایت نہ کرے گا''

جب ان کی شکل اور حلیہ اور حکمِ شرعی میں تفاوت ہے، تو پھر زکاۃ اور قربانی میں ان کو برابر اور یک جنس کیوں قرار دیا گیا ہے ''ماھو جوابکم عن ھذا الکلام ، فھو جواب عن الحنفیۃ '' (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص۱۵۰و۱۵۱، دسویں فصل: بھینس کی قربانی سے متعلق علمائے کے فتاویٰ، ناشر: شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

جمعیت اہلِ حدیث کا چوتھا حوالہ

جمعیت اہلِ حدیث کی طرف سے شائع شدہ مذکورہ رسالہ میں اس شبہ کا بھی تفصیل سے جواب دیا گیا ہے کہ بھینس کی قربانی کے سلسلے میں کتاب وسنت میں کوئی نص موجود نہیں۔

چنانچہ اس رسالہ میں مذکورہ شبہ کا جواب دیتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے کہ:

(1)......کتاب وسنت کی طرف لوٹانے پر اس میں باللفظ ''الجاموس'' یعنی بھینس کا ذکر نہیں ملتا، لیکن ''البقر'' کی جنس کا ذکر بصراحت موجود ہے اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ بھینس، گائے کی غیر عربی نسل ونوع ہے، لہٰذا لفظاً نہیں ، بلکہ باعتبارِ جنس اس کا ذکر موجود ہے، اور اسی لیے دونوں کا حکم قربانی وزکاۃ میں یکساں ہے، جیسا کہ سابقہ فصلوں میں اس کی تفصیلات ذکر کی جا چکی ہیں۔

(2)......کتاب وسنت کی فہم کے لیے زبان کتاب وسنت (عربی) اور اس میں وارد الفاظ وکلمات کا صحیح معنیٰ ومدلول جاننا حد درجہ ضروری ہے، اور قرآن وسنت میں واردلفظِ ''البقر'' کا معنیٰ ومدلول ماہرینِ لغتِ عرب اور علمائے تفسیر، حدیث وفقہ نے بخوبی واضح کیا ہے کہ ''الابل ، البقر ، المعز الضان '' یہ

اجناس ہیں، ان کی جو بھی انواع واصناف دنیا میں پائی جاتی ہیں سب اس میں شامل ہیں، اور جاموس (بھینس) بھی جنسِ ''البقر'' کی ایک غیر عربی نسل ونوع ہے، لہٰذا اس میں بھی زکاۃ فرض اور اس کی قربانی جائز ہے، جیسا کہ تفصیلات گزر چکی ہیں۔

(3)...... کتاب وسنت کی فہم کے لیے سلف امت کی فہم ناگزیر ہے، جیسا کہ مخفی نہیں، اور امت کے سلف کا فہم یہ ہے کہ بھینس گائے ہی کی ایک نوع ونسل ہے، اور دونوں کا حکم اجماعی طور پر یکساں ہے، صحیح ہے کہ گائے کی یہ نوع عہدِ رسالت اور عہدِ صحابہ میں متعارف نہ تھی، لیکن اس کے بعد جب سے متعارف ہوئی، اور سلف امت کی نگاہوں کے سامنے آئی، انہوں نے اسے گائے ہی کی ایک نوع سمجھا اور زکاۃ وقربانی میں اس کا حکم گائے کا رکھا۔

(4)...... کتاب وسنت کے نصوص میں باللفظ تمام اشیاء کا ذکر ہونا ضروری نہیں، نہ ہی اثبات ونفی اور حلال وحرام کا حکم، کسی چیز کے منصوص ہونے ہی پر موقوف ہے، ظاہر ہے کہ قرآن کریم اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام تر اشیاء اور ان کے انواع واقسام کا نام ذکر نہیں کیا گیا ہے، بلکہ شریعتِ اسلامیہ جامع، کامل، شامل اور ثابت شریعت ہے، اس میں کلیات، مبادی اور اصول ہیں، خواہ ان کا حکم حلت کا ہو، یا حرمت کا، اسی طرح ''بهيمة الأنعام'' میں شامل لفظ ''البقر'' میں گائے کی جو بھی نسلیں اور قسمیں دنیا میں پائی جاتی ہیں، سب شامل ہیں (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص۱۶۶ تا ۱۶۸، گیارہویں فصل: بھینس کی قربانی سے متعلق بعض اشکالات اور شبہات کا ازالہ، ناشر: شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

جمعیت اہلِ حدیث کا پانچواں حوالہ

جمعیت اہلِ حدیث کی طرف سے شائع شدہ مذکورہ رسالہ میں ایک مقام پر ہے کہ:

(۱)...... جمہور علمائے امت نے بھینس کو گائے کی نوع قرار دیا ہے، بلکہ دونوں کے اتحادِ حکم پر امت کا اجماع منقول ہے، اور گائے کی طرح بھینس میں بھی زکاۃ واجب اور قربانی جائز ہے، احتیاط کی بات ہمارے علم کے مطابق سب سے پہلے شیخ الحدیث علامہ عبید اللہ الرحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ نے ''مرعاۃُ المفاتیح'' میں کہی ہے، اور پھر اسی بنیاد پر محقق کبیر حافظ زبیر علی زئی اور دیگر لوگوں نے احتیاط کے فتوے صادر کیے ہیں۔

لیکن واضح رہے کہ شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے ''احتیاط'' کا معنیٰ عدمِ جواز نہیں، بلکہ جواز ہے، جیسا کہ آپ نے آگے قربانی کرنے والوں پر عدمِ ملامت کی صراحت فرمائی ہے، نیز جواز کی وضاحت اور تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ علامہ رحمہ اللہ نے دوسری جگہ ''گاؤمیش'' (بھینس) کی قربانی کے مطلق جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ [۱]

(۲)...... احتیاط کا فتویٰ قدرے محلِ نظر ہے، کیونکہ نقطۂ بحث یہی ہے کہ بھینس، گائے کی جنس سے ہے، یا نہیں؟ اب اگر ہے، تو جائز ہے، ورنہ ناجائز، درمیان میں احتیاط کا کوئی محل نہیں ہے، چنانچہ حافظ ابو یحییٰ نور پوری لکھتے ہیں:

''پھر احتیاط والی بات اس لیے بھی عجیب سی ہے کہ اگر بھینس، گائے نہیں، تو اس کی قربانی سِرے سے جائز ہی نہیں، اور اگر یہ گائے ہے، تو اس کی قربانی بالکل جائز ہے، اس میں کوئی درمیانی راستہ تو ہے ہی نہیں'' (دیکھیے: بھینس کی قربانی، از فضیلۃ الشیخ حافظ

---

[۱] یہ فتویٰ پہلے نقل کیا جا چکا ہے۔ محمد رضوان

ابویحییٰ نورپوری، نائب مدیر: ماہنامہ ’’السنۃ‘‘، جہلم، ص ۷)

(۳)...... احتیاط کہنا بذاتِ خود عدمِ جواز سے عدمِ اطمینان کا غماز ہے، ورنہ اطمینان ہو، تو عدمِ جواز کی صراحت سے کوئی چیز مانع نہیں ہے (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۱۹۸و۱۹۹، گیارہویں فصل: بھینس کی قربانی سے متعلق بعض اشکالات اور شبہات کا ازالہ، ناشر: شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

جمعیت اہلِ حدیث کا چھٹا حوالہ

جمعیت اہلِ حدیث کی طرف سے شائع شدہ مذکورہ رسالہ میں ایک مقام پر ہے کہ:

بھینس کی قربانی کا مسئلہ صرف مقلدینِ احناف کا نہیں، بلکہ مسالکِ اربعہ کے علماء وائمہ سمیت سلفاً وخلفاً تمام ائمہ مجتہدین، وعلماءِ فقہ وفتاویٰ اور جمہور امت کا ہے، جنہوں نے متفقہ طور پر بھینس کو گائے کی جنس سے مانا ہے، اور ہر دور میں گائے کے نصاب اور شرائط کے مطابق اس کی زکاۃ لی جاتی رہی ہے، اور قربانی ہوتی رہی ہے، اور یہی بات دلائل، اقوال اور تعلیلات کی روشنی میں راجح اور درست ہے، اس مسئلہ میں اختلاف محض کم وبیش ایک دوصدی پیشتر سے رونما ہوا ہے (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۲۰۳، گیارہویں فصل: بھینس کی قربانی سے متعلق بعض اشکالات اور شبہات کا ازالہ، ناشر: شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

اس سے معلوم ہوا کہ بھینس کی قربانی کے جواز کے قول کو جو بعض لوگ صرف حنفیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں، یہ درست نہیں، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ یہ قول تمام ائمہ مجتہدین اور علماء و مفتیان اور امت کی اکثریت کا ہے۔

اور بھینس کی قربانی کو ناجائز کہنے والے شاذ، حیثیت رکھتے ہیں، جن کے قول کی زیادہ اہمیت نہیں، بطورِ خاص جبکہ ان کی دلیل بھی کمزور، بلکہ ندارد ہے۔

جمعیت اہلِ حدیث کا ساتواں حوالہ

جمعیت اہلِ حدیث کی طرف سے شائع شدہ مذکورہ رسالہ میں ایک مقام پر ہے کہ:

بھینس کو گائے پر قیاس نہیں کیا گیا ہے، علمائے احناف نے بھی قیاس نہیں کیا ہے، بلکہ بھینس متفقہ طور پر جنسِ گائے کی ایک نوع ہے، جیسا کہ تفصیلات گزر چکی ہیں، اور علمائے احناف نے بھی بھینس کو گائے کی جنس سے کہا ہے، جیسا کہ کتابوں میں جابجا اس کی صراحت موجود ہے (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۲۰۸، گیارہویں فصل: بھینس کی قربانی سے متعلق بعض اشکالات اور شبہات کا ازالہ، ناشر: شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

معلوم ہوا کہ بھینس کی قربانی، گائے کی قربانی پر قیاس کر کے جائز قرار نہیں دی گئی، بلکہ اس کا جواز ان نصوص سے ہی ثابت ہے، جن سے گائے کی قربانی کا جواز ثابت ہے، ورنہ تو گائے کی دوسری انواع کی قربانی کے جواز کا متأثر ہونا بھی لازم آئے گا۔

جمعیت اہلِ حدیث کا آٹھواں حوالہ

جمعیت اہلِ حدیث کی طرف سے شائع شدہ مذکورہ رسالہ میں ایک مقام پر ہے کہ:

بھینس میں زکاۃ کے وجوب اور اس کی قربانی کے جواز کا پورا مسئلہ، صرف اسی نکتہ پر موقوف ہے کہ آیا وہ گائے کی جنس سے ہے، یا نہیں؟ اور زکاۃ اور قربانی دونوں ہی مسائل عبادت کے ہیں، اب اگر جنس سے ہے، تو اس کا حکم گائے جیسا ہے، خواہ مسئلہ زکاۃ کا ہو، یا قربانی کا، اور اگر بھینس، گائے کی جنس سے نہیں ہے، تو اس کا حکم گائے جیسا نہیں ہے، خواہ مسئلہ زکاۃ کا ہو، یا قربانی کا، اس لیے زکاۃ اور قربانی میں

تفریق، یعنی زکاۃ میں بھینس کو گائے کی جنس سے ماننا، اور قربانی کی نفی کرنا محتاجِ دلیل اور نا قابلِ تسلیم ہے، تا آنکہ دلیل آ جائے (بھینس کی قربانی ایک علمی وتحقیقی جائزہ، ص ۲۱۱، بارہویں فصل: عدمِ جواز کے بعض استدلالات کا سرسری جائزہ، ناشر: شعبہ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی، ہندوستان، سنِ اشاعت: ذوالقعدۃ ۱۴۳۷ھ، اگست 2016ء)

اور اس سلسلہ میں مزید شبہات واعتراضات کے تفصیلی باحوالہ جوابات، مندرجہ بالا رسالہ میں موجود ہیں، جو اہلِ علم حضرات کے لیے نہایت مفید اور قابلِ ملاحظہ ہیں۔

بس جو لوگ مسلکِ اہلِ حدیث سے تعلق رکھتے ہیں، اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ بھینس کی قربانی جائز نہیں، یا خلافِ سنت ہے، ان کو اس طرزِ عمل سے اور خود اپنے مسلک کو بدنام کرنے سے باز آنا چاہیے، اور امت کے سوادِ اعظم کے مقابلہ میں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد نہیں بنانی چاہیے۔

دارُالعلوم دیوبند کا حوالہ

دارُالعلوم دیوبند، انڈیا سے بھینس کی قربانی کے متعلق درجِ ذیل فتویٰ جاری ہوا:

’’قرآن وحدیث کی روشنی میں تین طرح کے جانوروں کی قربانی شرعاً جائز ہے، بقر، غنم اور ابل، بقر کے اندر گائے، بیل اور بھینس سب داخل ہیں، چنانچہ معتبر کتبِ لغت میں یہ تصریح ہے کہ ’’الجاموس نوع من البقر‘‘ یعنی بھینس از قسمِ بقر ہے (دیکھیں: تاج العروس اور المصباح المنیر وغیرہ) اس لیے بھینس کی قربانی بلاشبہ جائز ہے اور اس کی وجہ وہ ہے، جو اوپر لکھی گئی۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، دارُالعلوم دیوبند

(Fatwa:1406-1324/sn=2/1439)

(سوال وجواب نمبر: 154439، بعنوان: ’’بھینس کی قربانی کا حکم کیا ہے؟‘‘)

فتاویٰ رضویہ کا حوالہ

فاضل مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی (المتوفیٰ 1340ھ) کے فتاویٰ میں ہے:

حقیقت یہ ہے کہ علماء کے نزدیک بھینس کا گائے کی ہی نوع میں ہونا ثابت ہوا، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کا لفظِ ''بقر'' بھینس کو شامل ہے (فتاویٰ رضویہ ج۲۰، ص۴۰۱، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

معلوم ہوا کہ فقہائے اربعہ، ظاہریہ اور مسلکِ اہلِ حدیث کے اکثر حضرات کے ساتھ ساتھ، اہلِ دیوبند اور اہلِ بریلی حضرات، سب کے نزدیک بھینس کی قربانی جائز ہے، اور بھینس کی قربانی کے متعلق ان حضرات میں سے کسی نے شک وشبہ کا اظہار نہیں کیا، جس طرح بھینس کی زکاۃ پر نہیں کیا، جس پر فقہاء کا اجماع ہے۔

ولا خلاف بين الفقهاء أن الضأن والمعز يجمعان في الزكاة وكذلك الإبل على اختلاف أصنافها وكذلك البقر والجواميس (مجموع الفتاوى، لابنِ تيميه ج۲۵، ص۳۵، فصل في زكاة الغنم السائمة)

خلاصہ

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ گائے کی قربانی کی طرح، بھینس اور بھینسے کی قربانی بھی بلاشبہ جائز ہے، اور بھینس اور بھینسے کی قربانی کی شرائط وہی ہیں، جو گائے کی قربانی کی شرائط ہیں۔

لہٰذا بھینس اور بھینسے کی قربانی میں شبہ نہیں کرنا چاہیے، اور بلاکھٹک اس کو انجام دینا چاہیے، اور بھینس اور بھینسے کی قربانی کو ناجائز، یا خلافِ احتیاط قرار دینے والوں کے قول کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ بھینس اور بھینسے کی قربانی جائز ہونے کے دلائل انتہائی مضبوط اور قوی ہیں، جبکہ عدمِ جواز کی دلیل کمزور ہے، بلکہ عدمِ جوزا کی کوئی معقول دلیل موجود ہی نہیں، جن اصحابِ علم حضرات کو اس کے جواز میں شبہ ہوا، وہ غلط فہمی وتسامح کی وجہ سے ہوا۔

پس ان حالات میں بعض لوگوں کی طرف سے مسلمانوں کے درمیان بھینس کی قربانی کے متعلق شکوک وشبہات پیدا کرنا اور تشویش پھیلانا گناہ ہے، ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے والوں کو باز آنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اصلاح کی توفیق عطاء فرمائے، آمین

(ضمیمہ)

بھینس کے گوشت کے بعض طبی فوائد

یوں تو چھوٹے گوشت، یعنی بکری وغیرہ کے گوشت کے مقابلہ میں بڑے، یعنی گائے، بھینس کا گوشت کچھ ثقیل، بھاری اور دیر ہضم شمار ہوتا ہے، لیکن ہماری گفتگو کا دائرہ بطورِ خاص بھینس کی حلت اور اس کی قربانی کے متعلق ہے، اور آج کل جس طرح بعض لوگوں کی طرف سے شرعی اعتبار سے بھینس کے مقابلے میں گائے کی قربانی کو ترجیح دی جاتی ہے، اور بھینس کی قربانی پر شک وشبہ کا اظہار کیا جاتا ہے، اسی طرح بہت سے لوگ گائے کے مقابلہ میں بھینس کے گوشت کو طبی اعتبار سے صحت کے لیے زیادہ مضر خیال کرتے ہیں، اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ طبی اعتبار سے بھینس کے گوشت کی افادیت پر بھی مختصراً روشنی ڈال دی جائے۔

ماہرین کی تحقیق کے مطابق بھینس کے گوشت کے مقابلہ میں گائے کے گوشت میں چکنائی، حرارے اور کولیسٹرول کی مقدار زیادہ پائی جاتی ہے، اور آج کل کی معاشرتی زندگی میں جسمانی مشقت وریاضت اور نقل وحرکت کی کمی کی وجہ سے گائے کے گوشت سے جسم میں زیادہ فضلات جمع ہو کر مختلف بیماریوں کا سبب ہوتے ہیں، اس لیے گائے کے گوشت کے مقابلہ میں بھینس کا گوشت طبی اعتبار سے زیادہ مفید ہے۔

بھینس کے گوشت میں فاسفورس (Phosphorus)، مختلف قسم کے وٹامن (Vitamin) پوٹاشیم (potassium) میگنیشیم (Magnesium) سوڈیم (sodium) کیلشیم (calcium) سلفر (Sulfur) یعنی گندھک کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔

بھینس کا گوشت خون کی کمی کے لیے مفید ہے، یہ خون میں ہیموگلوبن کی سطح کو بڑھاتا ہے۔

بھینس کے گوشت کا استعمال پٹھوں کی بڑے پیمانے پر تعمیر کا کردار ادا کرتا ہے۔

بھینس کے گوشت میں پروٹین کی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے، جو کہ گائے کے گوشت سے بھی زیادہ ہوتی ہے، اس لیے بھینس کے گوشت سے پٹھوں کی بڑے پیمانے پر تعمیر ہوتی ہے۔

بھینس کے گوشت میں پروٹین ہوتا ہے اور کاربوہائیڈریٹس بھی، جو توانائی کے منبع کے طور پر مفید ہے، جس کے ذریعہ جسم ہر روز اپنی سرگرمیاں انجام دینے کے لیے معمول سے زیادہ مضبوط ہوسکتا ہے۔

بھینس کا گوشت کھانے سے جسم کا مدافعتی نظام مضبوط ہوتا ہے، کیونکہ اس میں زنک کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، جس کے نتیجہ میں شدید وبائی امراض کے دوران بھی متعدی امراض کا خطرہ کم ہوجاتا ہے۔

بھینس کے گوشت کا تھوڑا سا حصہ کھانے کے بعد انسان میں توانائی اور طاقت دن بھر موجود رہتی ہے۔

بھینس کے گوشت کا معیار نیند کو بہتر بنانے اور بے خوابی سے نجات دلانے کے لیے بھی مفید ہے۔

بھینس کا گوشت دل کی بعض بیماریوں اور فالج سے بچانے میں مفید ہے، کیونکہ اس میں ’’اومیگا تھری‘‘ جیسے فیٹی ایسڈز کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، اس کے علاوہ ’’اومیگا تھری‘‘ بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے اور خون میں ٹرائی گلیسرائیڈز کو کم کرتا ہے۔

بھینس کا گوشت، حاملہ عورت اور جنین (حمل) کے لیے مناسب غذاء ہے، کیونکہ اس میں وٹامن بی ہوتا ہے، جو جنین کی دماغی نشوونما اور حاملہ عورت کی صحت کے لیے فائدہ مند ہے۔

بھینس کے گوشت میں پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، اس لیے بھینس کا گوشت بڑوں کے ساتھ ساتھ، بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما کے لیے بھی موثر غذاء ہے۔

بھینس کا گوشت ’’اومیگا تھری مواد ہائی ڈینسٹی لیپو پروٹین (ایچ ڈی ایل) بڑھانے اور کم

کثافت لیپو پروٹین (ایل ڈی ایل) کو کم کرنے کے لیے بہت کارآمد ہے، لہٰذا، موٹے لوگ بھی اگر اسے مناسب انداز میں اعتدال کے ساتھ کھائیں، تو مضر نہیں۔

چھاتی کا کینسر، جس کو بریسٹ کینسر کہا جاتا ہے، یہ ایک سنگین بیماری ہے، جو عام طور پر خواتین پر حملہ آور ہوتی ہے، لیکن بعض مرد بھی اس بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں، بھینس کے گوشت میں موجود لینولک ایسڈ چھاتی کے کینسر کے خلیات سے لڑنے میں مؤثر مادہ ہے، اومیگا تھری بھینس کے گوشت میں بھی مدد کرتا ہے۔

اس کے علاوہ پروسٹیٹ کینسر جو انسانی تولیدی نظام میں پھیلتا ہے۔

یہ مرض اس وقت ہو سکتا ہے، جب پروسٹیٹ بے قابو ہو جاتا ہے اور بڑھتا ہے، اور بالآخر پروسٹیٹ سے جسم کے دوسرے حصوں جیسے ہڈیوں اور لمف نوڈ میں پھیل جاتا ہے۔

بھینس کا گوشت باقاعدگی سے کھانا، پروسٹیٹ کینسر کے علاج اور روک تھام کا مؤثر علاج ہے۔

جوان صحت مند جانور کے گوشت کو ترجیح دینی چاہیے، بیمار، بوڑھے جانور کے گوشت سے حتی الامکان پرہیز کیا جائے۔

اسی لئے کٹا، یعنی بھینس کا وہ نر بچّہ جو ابھی ہل، یا گاڑی میں نہ جوتا گیا ہو، اس کا گوشت نسبتًا عمدہ، اور زیادہ مفید ہوتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ گوشت کے ساتھ اگر سبزیاں شامل کر لی جائیں، تو وہ نہ صرف غذائیت میں بہتر ہو جاتی ہیں، بلکہ گوشت کے باعث جن بیماریوں کا احتمال ہے، اس سے بھی محفوظ رکھتی ہیں، اور متوازن غذا بن جانے کی وجہ سے یہ قوتِ مدافعت کو بڑھانے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

بھینس کے گوشت کو ادرک مناسب مقدار میں ڈال کر سبزیوں کے ساتھ ترکاری پکا کر کھایا جائے، تو نقصان نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ دارچینی اور کباب چینی (کنکول، یا ستیل چینی، یا کیوبب پیپر) کا آمیزہ،

بھینس کے گوشت کی مضرتوں کی اصلاح کے لئے مؤثر شمار کیا جاتا ہے۔

گوشت کو صاف ستھری جگہ پر رکھ کر کاٹنا چاہیے، اور جانور کو ذبح کرنے کے بعد فوراً گوشت کو صاف کر کے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر دینا مناسب ہے، اگر فریج میں رکھنے کی ضرورت ہو، تو اپنی حسبِ ضرورت کلو، دو کلو کے پیک میں بند کر کے فوراً فریج میں رکھ دینا چاہیے، کیونکہ گوشت میں مختلف قسم کے جراثیم (بیکٹیریا) موجود ہوتے ہیں اور اگر مناسب درجہ حرارت پر فریج میں جلدی نہ رکھیں، تو جراثیم گوشت کو آلودہ کر دیتے ہیں اور گوشت خراب ہو جاتا ہے۔

گوشت اور دوسری کھانے کی چیزوں کو فریج میں ایک ساتھ نہیں رکھنا چاہیے۔

گوشت کو کاٹنے سے پہلے اور بعد میں اپنے ہاتھوں کو اچھی طرح سے دھو لیں تاکہ جراثیموں سے حفاظت رہے۔

گوشت اور سبزیوں کی کٹنگ کے لئے الگ الگ چھریاں اور کٹنگ بورڈ استعمال کرنا چاہیے۔

فریزر کی صفائی روزانہ کی بنیاد پر کرنی چاہیے اور درجہ حرارت پر مناسب چیک اینڈ بیلنس رکھنا چاہیے، فریزر سے بدبو کو ختم کرنے کے لئے کھانے کا سوڈا کسی کھلے برتن میں ڈال کر فریزر میں رکھنا مفید ہے۔

یاد رہے کہ ہر تازہ چیز میں زیادہ غذائیت موجود ہوتی ہے جو کہ محفوظ شدہ خوراک میں نہیں مل پاتی، اگر گوشت کو مناسب وقت اور درست طریقے سے محفوظ نہ کیا جائے، تو وہ اپنی غذائیت کھو دیتا ہے۔

درست وقت اور مناسب طریقے سے محفوظ کئے گئے گوشت میں غذائیت برقرار رہتی ہے۔

گوشت کو محفوظ کرنے کے لئے نمک، یا کیمیکل کا استعمال نہ کریں اور نہ ہی ابال کر محفوظ کریں، اس طرح محفوظ کیا گیا گوشت صحت کے لئے مضر ہے۔

مصنوعی طریقے سے محفوظ کئے گئے گوشت کے استعمال سے کینسر، فالج، ہائی بلڈ پریشر،

پروسٹیٹ کینسر، کولیسٹرول لیول میں اضافہ، مثانے کا کینسر، ذیابیطس، پھیپھڑوں کی بیماری سمیت دل کی بیماری کا عارضہ لاحق ہوسکتا ہے۔

زیادہ درجہ حرارت پر پکا ہوا گوشت مضرِ صحت ثابت ہوتا ہے، کیونکہ اس گوشت میں زیادہ درجۂ حرارت سے کیمیائی ردِعمل پیدا ہوسکتا ہے، جس کے مرکبات انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہوتے ہیں، اس لئے اس کو کم، یا درمیانے درجہ کی حرارت پر پکانا چاہیے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ ہر چیز میں اعتدال کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے، اس لئے گوشت ضرور کھائیں ،لیکن اعتدال سے تجاوز نہ کریں۔

فقط

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

محمد رضوان خان

20/ ذوالقعدۃ/ 1443ھ 20/ جون/ 2022ء، بروز پیر

ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان